البقرہ ۲

اللہ کے نام سے جو سراسر رحمت ہے، جس کی شفقت ابدی ہے۔

یہ سورہ 'الم'[۱] ہے۔ یہ کتابِ الٰہی ہے، اِس کے کتاب الٰہی ہونے میں کوئی شک نہیں۔ ہدایت ہے اِن خدا سے ڈرنے والوں کے لیے۔ جو بن دیکھے مان رہے ہیں اور نماز کا اہتمام کر رہے ہیں اور جو کچھ ہم نے اِنھیں دیا ہے، اُس میں سے (ہماری راہ میں) خرچ کر رہے ہیں۔ اور جو اُسے بھی مان رہے ہیں جو تمھاری طرف نازل کیا گیا اور اُسے بھی جو تم سے پہلے نازل کیا گیا اور وہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ یہی اپنے پروردگار کی ہدایت پر ہیں اور یہی ہیں جو فلاح پانے والے ہیں۔ ۱۔۵

اِس کے برخلاف جن لوگوں نے اِس کتاب کو نہ ماننے کا فیصلہ کر لیا ہے، اُن کے لیے برابر ہے، تم اُنھیں خبردار کرو یا نہ کرو، وہ نہ مانیں گے۔ اُن کے دلوں اور کانوں پر اب اللہ نے (اپنے قانون کے مطابق) مہر لگا دی ہے اور اُن کی آنکھوں پر

۱۔ اصطلاح میں اِنھیں حروف مقطعات کہتے ہیں۔ سورتوں کے شروع میں یہ حروف جس طرح آئے ہیں اور قرآن نے جگہ جگہ 'ذٰلک' اور 'تلک' کے ذریعے سے اِن کی طرف جس طرح اشارہ کیا ہے، اُس سے واضح ہے کہ یہ سورتوں کے نام ہیں۔

پردہ ہے، اور (قیامت کے دن) ایک بڑا عذاب ہے جو اُن کے لیے منتظر ہے۔

۶۔۷

اور اِنھی لوگوں میں وہ (منافقین) بھی ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ ہم نے اللہ کو مانا ہے اور قیامت کے دن کو مانا ہے، دراں حالیکہ وہ اِن میں سے کسی چیز کو بھی نہیں مانتے۔ وہ اللہ اور اہل ایمان، دونوں کو فریب دینا چاہتے ہیں، اور حقیقت یہ ہے کہ اپنے آپ ہی کو فریب دے رہے ہیں، لیکن اِس کا شعور نہیں رکھتے۔ اِن کے دلوں میں (حسد کی) بیماری تھی تو اللہ نے اب اِن کی اِس بیماری کو اور بڑھا دیا ہے، اور اِن کے اِس جرم کی پاداش میں کہ یہ جھوٹ بولتے رہے ہیں، اِن کے لیے بڑا دردناک عذاب ہے۔ اور جب اِن سے کہا جاتا ہے کہ (اپنے اِس رویے سے) تم اِس سرزمین میں فساد پیدا نہ کرو تو جواب میں کہتے ہیں کہ ہم ہی تو اصلاح کرنے والے ہیں۔ خبردار، یہی فسادی ہیں، لیکن اِس کا احساس نہیں کر رہے۔ اور جب اِن سے کہا جاتا ہے کہ تم بھی اُسی طرح ایمان لاؤ، جس طرح (تمھارے سامنے) یہ لوگ ایمان لائے ہیں تو (بڑے تکبر سے) کہتے ہیں کہ ہم کیا اِن احمقوں کی طرح ایمان لائیں؟ سن لو، یہی احمق ہیں، لیکن نہیں جانتے۔ اور جب مسلمانوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم نے مان لیا اور جب علیحدگی میں اپنے شیطانوں کے پاس پہنچتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم تمھارے ساتھ ہیں، ہم تو مذاق کر رہے تھے۔ (یہ کیا مذاق کریں

گے؟ حقیقت یہ ہے کہ) اللہ اِن سے مذاق کر رہا ہے اور اِن کی سرکشی میں اِنھیں بڑھائے جا رہا ہے، اِس طرح کہ بھٹکتے پھر رہے ہیں۔ یہی ہیں جنھوں نے ہدایت پر گم راہی کو ترجیح دی تو اِن کا یہ سودا (اِن کے لیے) کچھ بھی نفع بخش نہ ہوا اور نہ یہ راستہ پاسکے ہیں۔ ۸۔۱۶

اِن کی مثال ایسی ہے، جیسے (اندھیری رات میں) کسی شخص نے الاؤ جلایا، پھر جب آگ نے اُس کے ماحول کو روشن کر دیا تو جن کے لیے آگ جلائی گئی تھی، اللہ نے اُن کی روشنی سَلب کر لی اور اُنھیں اِس طرح اندھیروں میں چھوڑ دیا کہ وہ کچھ دیکھ نہیں سکتے؛ بہرے ہیں، گونگے ہیں، اندھے ہیں، سو اب وہ کبھی نہ لوٹیں گے۔ یا ایسی ہے جیسے آسمان سے بارش ہو رہی ہے، اُس میں اندھیری گھٹائیں بھی ہیں اور گرج اور چمک بھی، وہ موت کے ڈر سے کڑک کے مارے اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں ٹھونسے لے رہے ہیں، دراں حالیکہ اِس طرح کے منکروں کو اللہ ہر طرف سے گھیرے ہوئے ہے۔ بجلی کی چمک اِن کی آنکھیں خیرہ کیے دے رہی ہے؛ جب اِن پر چمکتی ہے، یہ اُس میں کچھ چل لیتے ہیں اور جب اِن پر اندھیرا چھا جاتا ہے تو کھڑے رہ جاتے ہیں۔ اِن کے کان اور آنکھیں بھی اگر اللہ چاہتا تو سلب کر لیتا۔ بے شک، اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ ۱۷۔۲۰

(اِن کے پیچھے لگ کر تم اپنے آپ کو برباد کیوں کرتے ہو)؟ تم اپنے اُس

پروردگار کی بندگی کرو، لوگو، جس نے تمھیں پیدا کیا ہے اور تم سے پہلوں کو بھی، اِس لیے کہ تم (اُس کے عذاب سے) بچے رہو۔ (وہی) جس نے تمھارے لیے زمین کو بچھونا اور آسمان کو چھت بنایا ہے اور آسمان سے پانی اتارا ہے، پھر اُس سے تمھاری روزی کے لیے طرح طرح کے میوے پیدا کر دیے ہیں۔ لہٰذا تم اللہ کے ہم سر نہ ٹھیراؤ، دراں حالیکہ تم اِن سب باتوں کو جانتے ہو۔ ۲۱۔ ۲۲

(یہی اِس کتاب کی دعوت ہے، اِسے قبول کرو)، اور جو کچھ ہم نے اپنے بندے پر نازل کیا ہے، اُس کے بارے میں اگر تمھیں شبہ ہے تو (جاؤ اور) اِس کے مانند ایک سورہ ہی بنا لاؤ اور (اِس کے لیے) خدا کے سوا تمھارے جو زعما ہیں، اُنھیں بھی بلا لو، اگر تم (اپنے اِس گمان میں) سچے ہو۔ پھر اگر نہ کر سکو اور ہرگز نہ کر سکو گے تو اُس آگ سے ڈرو جس کا ایندھن وہ لوگ بھی ہوں گے جو نہیں مانتے اور اُن کے وہ پتھر بھی جنھیں وہ پوجتے ہیں۔ وہ اِنھی منکروں کے لیے تیار کی گئی ہے۔ اور اُن کو جو (اِس کتاب پر) ایمان لائے اور اُنھوں نے نیک عمل کیے، اِس بات کی بشارت دو، (اے پیغمبر) کہ اُن کے لیے ایسے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ اُن کا کوئی پھل اُنھیں جب بھی کھانے کے لیے دیا جائے گا تو کہیں گے: یہ وہی ہے جو اِس سے پہلے ہمیں دیا گیا، دراں حالیکہ اُن کو یہ اُس سے ملتا جلتا دیا جائے گا، اور اُن کے لیے وہاں پاکیزہ بیویاں ہوں گی اور وہ اُن میں ہمیشہ رہیں گے۔ ۲۳۔ ۲۵

(یہ جنت کی تمثیل ہے، اور) اللہ اِس بات سے نہیں شرماتا کہ (کسی حقیقت کی وضاحت کے لیے) وہ مچھر یا اِس سے بھی حقیر کسی چیز کی تمثیل بیان کرے۔ پھر جو ماننے والے ہیں، وہ جانتے ہیں کہ یہ اُن کے پروردگار کی طرف سے حق آیا ہے، اور جو نہیں مانتے، وہ کہتے ہیں کہ اِس مثال سے اللہ نے کیا چاہا؟ (اِس طرح) اللہ بہتوں کو اِس سے گم راہ کرتا اور بہتوں کو اِس سے راہ دکھاتا ہے، اور حقیقت یہ ہے کہ وہ اِس سے گم راہ تو سرکشوں ہی کو کرتا ہے۔ جو اللہ کے عہد کو اُس کے باندھ لینے کے بعد توڑ دیتے ہیں اور اللہ نے جس چیز کے جوڑنے کا حکم دیا ہے، اُسے کاٹتے ہیں، اور اِس طرح زمین میں فساد برپا کرتے ہیں۔ یہی ہیں جو (دنیا اور آخرت، دونوں میں) نامراد ہیں۔ ۲۶۔۲۷

(لوگو)، تم اللہ کے منکر کس طرح ہوتے ہو، درآں حالیکہ تم مردہ تھے تو اُس نے تمھیں زندگی عطا فرمائی؟ پھر وہی تم کو مارتا ہے، پھر وہی زندہ کرے گا، پھر تم اُسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ وہی جس نے تمھارے لیے زمین کی سب چیزیں پیدا کیں، پھر آسمان کی طرف متوجہ ہوا اور سات آسمان استوار کر دیے، اور وہ ہر چیز سے واقف ہے۔ ۲۸۔۲۹

(اِن سے پوچھو، اے پیغمبر کہ یہ منکر کس طرح ہوتے ہیں)؟ اور (اِس دنیا کے بارے میں ہماری اسکیم کو سمجھنے کے لیے) وہ واقعہ اِنھیں سناؤ، جب تمھارے

پروردگار نے فرشتوں سے کہا: میں زمین میں ایک ایسی مخلوق بنانے والا ہوں جسے (اُس کی) بادشاہی دی جائے گی۔ اُنھوں نے عرض کیا: کیا آپ اُس میں وہ مخلوق بنائیں گے جو وہاں فساد کرے گی اور خون بہائے گی، اور اِدھر ہمارا معاملہ یہ ہے کہ آپ کی حمد و ثنا کے ساتھ ہم آپ کی تسبیح و تقدیس کر رہے ہیں؟ فرمایا: میں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے، اور (اُنھیں سمجھانے کے لیے) آدم کو سب نام سکھا دیے۔ پھر (جن کے نام سکھائے)، اُن ہستیوں کو فرشتوں کے سامنے پیش کیا۔ پھر فرمایا: مجھے اِن لوگوں کے نام بتاؤ، اگر تم (اپنے اِس خیال میں) سچے ہو۔ اُنھوں نے عرض کیا: آپ کی ذات ہر عیب سے پاک ہے، ہم تو اتنا ہی جانتے ہیں، جتنا آپ نے ہمیں بتایا ہے، علیم و حکیم تو اصل میں آپ ہی ہیں۔ فرمایا: آدم، تم اِن ہستیوں کے نام اِنھیں بتاؤ۔ پھر جب اُس نے اُن کا تعارف اُنھیں کرا دیا تو فرمایا: میں نے تم سے کہا نہ تھا کہ میں آسمانوں اور زمین کے بھید جانتا ہوں اور میں جانتا ہوں جو تم ظاہر کر رہے ہو اور جو تم چھپا رہے تھے۔ ۳۰-۳۳

اور (ہماری اِس اسکیم میں انسان کے امتحان کو سمجھنے کے لیے) وہ واقعہ بھی اِنھیں سناؤ، جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو تو وہ سب سجدہ ریز ہو گئے، ابلیس کے سوا۔ اُس نے انکار کر دیا اور اکڑ بیٹھا اور اِس طرح منکروں میں شامل ہوا۔ اور ہم نے کہا: اے آدم، تم اور تمھاری بیوی، دونوں اِس باغ میں رہو

اور اِس میں سے جہاں سے چاہو، فراغت کے ساتھ کھاؤ۔ ہاں، البتہ تم دونوں اِس درخت کے پاس نہ جانا، ورنہ ظالم ٹھیروگے۔ پھر شیطان نے اُن کو وہاں سے پھسلا دیا اور جس حالت میں وہ تھے، اُس سے اُنھیں نکلوا کر چھوڑا۔ اور ہم نے کہا: (یہاں سے) اتر جاؤ، اب تم ایک دوسرے کے دشمن ہو اور تمھیں ایک خاص وقت تک زمین پر ٹھیرنا ہے اور وہیں گزر بسر کرنی ہے۔ پھر آدم نے اپنے پروردگار سے (توبہ کے) چند الفاظ سیکھ لیے (اور اُن کے ذریعے سے توبہ کی) تو اُس پر اُس نے عنایت فرمائی اور اُس کو معاف کر دیا۔ بے شک، وہی بڑا معاف فرمانے والا ہے، اُس کی شفقت ابدی ہے۔ ہم نے کہا: تم سب یہاں سے اتر جاؤ، پھر میری طرف سے اگر کوئی ہدایت تمھارے پاس آئے تو اُسی پر چلنا، اِس لیے کہ جو لوگ میری اِس ہدایت کی پیروی کریں گے، اُن کا صلہ جنت ہے، سو اُن کے لیے نہ وہاں کوئی اندیشہ ہے اور نہ وہ کبھی غم زدہ ہوں گے۔ اور جنھوں نے (اِس کا) انکار کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلا دیا، وہ دوزخ کے لوگ ہیں، وہ ہمیشہ اُسی میں رہیں گے۔ ۳۴۔۳۹

(قرآن تمھارے لیے یہی ہدایت لے کر آیا ہے، اِس لیے) اے بنی اسرائیل، میری اُس نعمت کو یاد کرو جو میں نے تم پر کی تھی اور میرے عہد کو پورا

کرو، میں تمھارے عہد کو پورا کروں گا اور مجھ ہی سے ڈرتے رہو، اور اِس (قرآن) پر ایمان لاؤ جو میں نے اُس چیز کی تصدیق میں اتارا ہے جو تمھارے پاس ہے، اور سب سے پہلے تم ہی اِس کے منکر نہ بن جاؤ؛ اور تھوڑی قیمت کے عوض میری آیتیں نہ بیچو، اور میرے ہی غضب سے بچو؛ اور حق کو باطل سے نہ ملاؤ، (یہ حق کو چھپانے کی کوشش ہے) اور تم جانتے بوجھتے حق کو چھپانے کی کوشش نہ کرو؛ اور نماز کا اہتمام کرو اور زکوٰۃ ادا کرو؛ اور اِن جھکنے والوں کے ساتھ تم بھی (خدا کے حضور میں) جھک جاؤ۔ کیا تم لوگوں کو نیکی کی تلقین کرتے ہو اور اپنے آپ کو بھول جاتے ہو، دراں حالیکہ تم کتاب الٰہی کی تلاوت کرتے ہو؟ پھر کیا تم سمجھتے نہیں ہو؟ اور (اِس راہ پر چلنے کے لیے) صبر اور نماز سے مدد چاہو، اور اِس میں شبہ نہیں کہ یہ سب بہت بھاری ہے، مگر اُن کے لیے بھاری نہیں ہے جو خدا سے ڈرنے والے ہیں، جنھیں خیال ہے کہ اُنھیں اپنے پروردگار سے ملنا ہے اور اُن کو (ایک دن) اُسی کی طرف پلٹ کر جانا بھی ہے۔ ۴۰-۴۶

اے بنی اسرائیل، میری اُس نعمت کو یاد کرو جو میں نے تم پر کی تھی اور اِس بات کو کہ میں نے تمھیں دنیا والوں پر فضیلت دی تھی، اور اُس دن سے ڈرو، جب کوئی کسی کے کچھ بھی کام نہ آئے گا اور نہ اُس سے کوئی سفارش قبول کی جائے گی اور نہ اُس سے کوئی معاوضہ لیا جائے گا اور نہ لوگوں کو کوئی مدد ہی ملے گی۔ ۴۷-۴۸

اور یاد کرو، جب ہم نے تم کو فرعون کے لوگوں سے چھڑایا۔ وہ تمھیں برے عذاب چکھاتے تھے، تمھارے بیٹوں کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر ذبح کر دیتے تھے اور تمھاری عورتیں جیتی رہنے دیتے تھے اور (تمھیں) اِس (عذاب سے چھڑانے) میں تمھارے پروردگار کی طرف سے (تمھارے لیے) بڑی عنایت تھی۔ ۴۹

اور یاد کرو، جب ہم نے تمھیں ساتھ لے کر دریا کو چیر دیا اور اِس طرح تمھیں بچالیا اور فرعون کے لوگوں کو تمھارے دیکھتے دیکھتے ہم نے اُسی دریا میں غرق کر دیا۔ ۵۰

اور یاد کرو، جب ہم نے موسیٰ سے چالیس راتوں کا وعدہ ٹھیرایا۔ پھر اُس کے پیچھے تم نے وہ بچھڑا ابنالیا اور اُس وقت تم اپنی جانوں پر ظلم ڈھارہے تھے۔ پھر اِس کے بعد بھی ہم نے تمھیں معاف کر دیا، اِس لیے کہ تم شکر کرنے والے بن جاؤ۔ ۵۱۔ ۵۲

اور یاد کرو، جب ہم نے موسیٰ کو کتاب، یعنی (حق و باطل کے لیے) فرقان عطا فرمائی، اِس لیے کہ (اِس کے ذریعے سے) تم ہدایت حاصل کرو۔ ۵۳

اور یاد کرو جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا: میری قوم کے لوگو، تم نے یہ بچھڑا بنا کر اپنے اوپر ظلم کیا ہے، اِس لیے اب اپنے خالق کی طرف لوٹو اور (اِس کے لیے) اپنے اِن لوگوں کو (اپنے ہاتھوں سے) قتل کرو۔ یہ تمھارے لیے تمھارے

پیدا کرنے والے کے نزدیک بہتر ہے۔ (چنانچہ تم نے یہ کیا) تو اُس نے تمھاری توبہ قبول فرمائی۔ بے شک، وہی بڑا معاف کرنے والا ہے، اُس کی شفقت ابدی ہے۔ ۵۴

اور یاد کرو، جب تم نے کہا کہ اے موسیٰ، ہم تمھاری بات کا ہر گز یقین نہ کریں گے، جب تک ہم خدا کو سامنے نہ دیکھ لیں۔ اِس پر تم کو کڑک نے آلیا اور تم دیکھتے رہ گئے۔ پھر تمھاری اِس موت کے بعد ہم نے تمھیں اٹھا کھڑا کیا، اِس لیے کہ تم شکر گزار بن کر رہو۔ اور تم پر بدلیوں کا سایہ کیا اور تم پر من و سلویٰ اتارے، کھاؤ یہ پاکیزہ چیزیں جو ہم نے تمھیں دی ہیں۔ (افسوس کہ جن پر یہ عنایت ہوئی، اُنھوں نے اِس کی ناقدری کی) اور (اِس طرح) اُنھوں نے ہمارا کچھ نہیں بگاڑا، بلکہ اپنے ہی اوپر ظلم کرتے رہے۔ ۵۵-۵۷

اور یاد کرو، جب ہم نے کہا کہ اِس بستی میں داخل ہو جاؤ، پھر اِس میں سے جہاں سے چاہو، مزے سے کھائو اور (یاد رکھو کہ) اِس کے دروازے میں (عجز کے ساتھ) سر جھکائے ہوئے داخل ہونا اور دعا کرنا کہ (پروردگار)، ہمارے گناہ بخش دے، ہم تمھارے گناہ بخش دیں گے اور (تم میں سے) وہ لوگ جو اچھا رویہ اختیار کریں گے، اُن پر عنقریب ہم اور بھی عنایت فرمائیں گے۔ پھر جو بات اُن سے کہی گئی تھی، ظالموں نے اُسے ایک دوسری بات سے بدل دیا۔ چنانچہ اِن ظلم کرنے

والوں پر ہم نے آسمان سے عذاب اتارا، اُن نافرمانیوں کے باعث جو وہ کر رہے تھے۔۵۸۔۵۹

اور یاد کرو، جب موسیٰ نے اپنی قوم کے لیے پانی کی دعا کی تو ہم نے کہا: اپنی لٹھیا اِس پتھر پر مارو۔ (اُس نے ماری) تو اُس سے بارہ چشمے بہ نکلے، اِس طرح کہ ہر گروہ نے اپنے لیے پانی لینے کی جگہ متعین کر لی۔ اللہ کی اِس روزی سے کھاؤ اور پیو، (اے بنی اسرائیل)، اور زمین میں فساد برپا نہ کرو۔۶۰

اور یاد کرو، جب تم نے کہا: اے موسیٰ، ہم ایک ہی کھانے پر ہرگز صبر نہ کریں گے۔ سو ہمارے لیے اپنے رب سے دعا کرو کہ یہ سبزی، ککڑی، لہسن، مسور اور پیاز جو زمین اگاتی ہے، وہ اِن چیزوں میں سے ہمارے لیے نکال کر لائے۔ اُس نے کہا: تم ایک بہتر چیز کو کم تر چیزوں سے بدلنا چاہتے ہو؟ اچھا تو جاؤ، کسی مصر ہی میں جا رہو۔ اِس لیے کہ یہ جو کچھ تم مانگتے ہو، وہاں تم کو مل جائے گا۔ (وہ یہی کرتے رہے) اور اُن پر ذلت اور محتاجی مسلط کر دی گئی اور وہ اللہ کا غضب کما لائے۔ یہ اِس وجہ سے ہوا کہ وہ اللہ کی آیتوں کو نہیں مانتے تھے اور اُس کے نبیوں کو ناحق قتل کرتے تھے۔ یہ اِس وجہ سے ہوا کہ اُنھوں نے نافرمانی کی اور وہ (اللہ کی ٹھیرائی ہوئی) کسی حد پر نہ رہتے تھے۔۶۱

(سو جزا و سزا کا قانون بالکل بے لاگ ہے، اِس لیے) وہ لوگ جو (نبی امی پر)

ایمان لائے ہیں اور جو (اِن سے پہلے) یہودی ہوئے اور جو نصاریٰ اور صابی کہلاتے ہیں، اُن میں سے جن لوگوں نے بھی اللہ کو مانا ہے اور قیامت کے دن کو مانا ہے اور نیک عمل کیے ہیں، اُن کے لیے اُن کا صلہ اُن کے پروردگار کے پاس ہے اور (اُس کے حضور میں) اُن کے لیے نہ کوئی اندیشہ ہو گا اور نہ وہ کبھی غم زدہ ہوں گے۔ ۶۲

اور یاد کرو، جب ہم نے تم سے عہد لیا تھا اور (اِس کے لیے) طور کو تم پر اٹھایا تھا اور کہا تھا کہ اُس چیز کو پوری قوت کے ساتھ پکڑو جو ہم نے تمھیں دی ہے، اور جو کچھ اُس میں (لکھا) ہے، اُسے یاد رکھو تاکہ تم (اللہ کے غضب سے) بچے رہو۔ پھر اِس کے بعد بھی تم اُس سے پھر گئے۔ سو حقیقت یہ ہے کہ اگر اللہ کی عنایت اور اُس کی رحمت تم پر نہ ہوتی تو (اپنے اِس رویے کی وجہ سے) تم بڑے نامراد ہوتے۔ اور تم اُنھیں بھی جانتے ہی ہو جنھوں نے تمھارے لوگوں میں سے سبت کی بے حرمتی کی تو ہم نے اُن سے کہا: جاؤ، ذلیل بندر بن جاؤ۔ اِس طرح اُن کی اُس بستی کو، (جس میں اُنھوں نے سبت کی بے حرمتی کی تھی)، ہم نے اُس کے گردوپیش کے لیے ایک نمونۂ عبرت اور خدا سے ڈرنے والوں کے لیے ایک ذریعۂ نصیحت بنا دیا۔ ۶۳۔ ۶۶

اور یاد کرو، جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا: اللہ تمھیں حکم دیتا ہے کہ (خون پر قسمیں کھانے کے لیے) تم ایک گاے ذبح کرو۔ وہ کہنے لگے: کیا تم ہم سے مذاق

کرتے ہو؟ اُس نے کہا: میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ اِس طرح کا جاہل بن جاؤں۔ اُنھوں نے کہا: اچھا، اپنے رب کو ہمارے لیے پکارو کہ وہ ہمیں بتائے کہ گاے کیسی ہونی چاہیے۔ اُس نے کہا: وہ فرماتا ہے کہ گاے نہ بوڑھی ہو نہ بچھیا، اِن کے بیچ کی میانہ ہو۔ اب جاؤ اور وہ کرو جس کا تمھیں حکم دیا جا رہا ہے۔ بولے: اپنے رب کو ہمارے لیے پکارو کہ وہ ہم پر یہ بھی واضح کرے کہ اُس کا رنگ کیسا ہو۔ اُس نے کہا: وہ فرماتا ہے کہ وہ گاے سنہری ہو، شوخ رنگ، ایسی کہ دیکھنے والوں کو خوش آجائے۔ بولے: (ایک مرتبہ اور) اپنے رب کو ہمارے لیے پکارو کہ ہم کو اچھی طرح وضاحت کے ساتھ بتائے کہ وہ کیسی ہو، ہمیں گایوں میں کچھ شبہ پڑ رہا ہے، اور اللہ نے چاہا تو اب ہم ضرور اُس کا پتا پا لیں گے۔ اُس نے کہا: وہ فرماتا ہے کہ وہ گاے محنت والی نہ ہو کہ زمین جوتتی اور فصلوں کو پانی دیتی ہو۔ وہ ایک ہی رنگ کی ہو، اُس میں کسی دوسرے رنگ کی آمیزش نہ ہو۔ بولے: اب تم واضح بات لائے ہو۔ اِس طرح اُنھوں نے اُس کو ذبح کیا اور لگتا نہ تھا کہ وہ یہ کریں گے۔ ۶۷۔ ۷۱

اور وہ واقعہ بھی یاد کرو، جب تم نے ایک شخص کو قتل کر دیا۔ پھر (جھوٹی قسمیں کھائیں اور) اِس کا الزام ایک دوسرے پر دھرنے لگے، اور اللہ نے فیصلہ کر لیا کہ جو کچھ تم چھپا رہے تھے، وہ اُسے ظاہر کر دے گا۔ چنانچہ ہم نے کہا: اِس

(مردے) کو اُسی گاے کا ایک ٹکڑا مارو (جو قسمیں کھانے کے لیے ذبح کی گئی ہے تو وہ زندہ ہو گیا)۔ اللہ اِسی طرح مردوں کو زندہ کرے گا اور وہ تمھیں اپنی نشانیاں دکھاتا ہے تاکہ تم سمجھ سے کام لو۔ ۷۲۔۷۳

(تم یہی کرتے رہے، یہاں تک کہ) اِس کے بعد پھر تمھارے دل سخت ہو گئے، اِس طرح کہ گویا وہ پتھر ہیں یا اُن سے بھی زیادہ سخت۔ اور پتھروں میں تو ایسے بھی ہیں جن سے نہریں پھوٹتی ہیں اور اُن میں ایسے بھی ہیں جو پھٹ جاتے ہیں اور اُن سے پانی بہ نکلتا ہے اور اُن میں ایسے بھی ہیں کہ اللہ کے خوف سے گر پڑتے ہیں۔ (یہ حقیقت ہے کہ تم یہی کرتے رہے ہو)، اور جو کچھ تم کرتے ہو، اللہ اُس سے بے خبر نہیں ہے۔ ۷۴

اِس کے باوجود، (مسلمانو)، کیا تم (اِن سے) یہ توقع رکھتے ہو کہ یہ تمھاری بات مان لیں گے؟ اور (یہ وہ لوگ ہیں کہ) اِن میں سے ایک گروہ اللہ کا کلام سنتا رہا ہے اور اُسے اچھی طرح سمجھ لینے کے بعد جانتے بوجھتے، اُس میں تحریف کرتا رہا ہے۔ اور یہ (وہ لوگ ہیں کہ) جب مسلمانوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم نے مان لیا ہے اور جب آپس میں اکیلے ہوتے ہیں تو کہتے ہیں: کیا تم اِن کو وہ بتاتے ہو جو اللہ نے تم پر کھولا ہے کہ وہ اِس کی بنیاد پر تمھارے پروردگار کے پاس تم سے حجت کریں۔ پھر کیا تم سمجھتے نہیں ہو؟ کیا یہ نہیں جانتے کہ جو کچھ یہ چھپاتے اور جو کچھ

ظاہر کرتے ہیں، اللہ اُن سب باتوں سے باخبر ہے؟ اور (یہ وہ لوگ ہیں کہ) اِن میں بن پڑھے عامی بھی ہیں جو اللہ کی کتاب کو صرف (اپنی) آرزوئوں کا ایک مجموعہ سمجھتے ہیں اور اپنے گمانوں ہی پر چلتے ہیں —— سو تباہی ہے اُن کے لیے جو اپنے ہاتھوں سے شریعت تصنیف کرتے ہیں، پھر کہتے ہیں: یہ اللہ کی طرف سے ہے تاکہ اِس کے ذریعے سے تھوڑی سی قیمت حاصل کر لیں۔ سو تباہی ہے اُن کے لیے اُس چیز کی وجہ سے جو اُن کے ہاتھوں نے لکھی اور تباہی ہے اُن کے لیے اُس چیز کی وجہ سے جو (اُس کے ذریعے سے) وہ کماتے ہیں —— اور (یہ وہ لوگ ہیں کہ) اِنھوں نے دعویٰ کیا ہے کہ دوزخ کی آگ ہمیں ہرگز نہ چھوئے گی۔ ہاں، گنتی کے چند دنوں کی تکلیف، البتہ ہو سکتی ہے۔ اِن سے پوچھو، کیا اللہ سے تم نے کوئی عہد لیا ہے؟ اِس لیے کہ اگر عہد لیا ہے تو اللہ کسی حال میں اپنے عہد کی خلاف ورزی نہ کرے گا یا تم اللہ پر ایسی تہمت باندھ رہے ہو جس کے بارے میں تم کچھ نہیں جانتے۔ ہاں، کیوں نہیں، جن لوگوں نے کوئی بدی کمائی ہے اور اُن کے گناہ نے اُنھیں پوری طرح گھیر لیا ہے، وہی دوزخ کے لوگ ہیں، وہ اُس میں ہمیشہ رہیں گے۔ اور جو ایمان لائے اور اُنھوں نے نیک عمل کیے، وہی جنت کے لوگ ہیں۔ وہ اُس میں ہمیشہ رہیں گے۔ ۷۵۔ ۸۲

اور یاد کرو، جب ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا کہ تم اللہ کے سوا کسی کی

عبادت نہ کرو گے اور والدین کے ساتھ اور قرابت مندوں اور یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ حسن سلوک کرو گے۔ اور عہد لیا کہ لوگوں سے اچھی بات کہو اور نماز کا اہتمام کرو اور زکوٰۃ ادا کرو۔ پھر تم میں سے تھوڑے لوگوں کے سوا تم سب (اُس سے) پھر گئے اور حقیقت یہ ہے کہ تم پھر جانے والے لوگ ہی ہو۔ ۸۳

اور یاد کرو، جب ہم نے تم سے عہد لیا کہ آپس میں خون نہ بہاؤ گے اور اپنے لوگوں کو اپنی بستیوں سے نہ نکالو گے۔ پھر تم نے اقرار کیا اور تم اُس کے گواہ ہو۔ پھر یہ تمھی ہو کہ اپنوں کو قتل کرتے ہو اور اپنے ہی ایک گروہ کو اُن کی بستیوں سے نکالتے ہو، اِس طرح کہ ظلم اور حق تلفی کے ساتھ اُن کے خلاف ایک دوسرے کی مدد کرتے ہو، اور اگر وہ تمھارے پاس قیدی ہو کر آئیں تو فدیہ دے کر اُنھیں چھڑاتے ہو، دراں حالیکہ اُن کا نکالنا ہی سرے سے تمھارے لیے جائز نہ تھا۔ پھر کیا تم کتاب الٰہی کے ایک حصے کو مانتے اور ایک حصے کا انکار کرتے ہو؟ سو تم میں سے جو یہ کرتے ہیں، اُن کی سزا دنیا کی زندگی میں رسوائی کے سوا کچھ نہیں اور قیامت کے دن وہ سخت سے سخت عذاب میں پہنچا دیے جائیں گے۔ (تم یہی کرتے ہو) اور جو کچھ تم کرتے ہو، اللہ اُس سے بے خبر نہیں ہے ـــــ یہی وہ لوگ ہیں جنھوں نے آخرت دے کر دنیا کی زندگی خریدلی، اِس لیے اب نہ اِن سے عذاب ہی ہلکا ہو گا اور نہ کوئی مدد اِنھیں پہنچے گی۔ ۸۴۔۸۶

اور ہم نے موسیٰ کو کتاب دی تھی اور اُس کے پیچھے پے در پے اپنے پیغمبر بھیجے، اور مریم کے بیٹے عیسیٰ کو (اِن سب کے بعد) کھلی کھلی نشانیاں دیں اور روح القدس سے اُس کی تائید کی (تو جانتے ہو کہ اُن کے ساتھ تمھارا رویہ کیا رہا)؟ پھر کیا یہی ہو گا کہ جب بھی (ہمارا) کوئی پیغمبر وہ باتیں لے کر تمھارے پاس آئے گا جو تمھاری خواہشوں کے خلاف ہوں گی، تو تم (اُس کے سامنے) تکبر ہی کرو گے؟ پھر ایک گروہ کو جھٹلا دو گے اور ایک گروہ کو قتل کرو گے ـــــ اور (یہ وہ لوگ ہیں کہ) اِنھوں نے کہا: ہمارے دلوں پر غلاف ہیں۔ نہیں، بلکہ اِن کے اِس کفر کی وجہ سے اللہ نے اِن پر لعنت کر دی ہے، اِس لیے (اب) یہ کم ہی مانیں گے۔ ۸۷۔۸۸

اور (یہ وہ لوگ ہیں کہ) جب اللہ کی طرف سے ایک کتاب اِن کے پاس آئی، اُن پیشین گوئیوں کی تصدیق میں جو اِن کے ہاں موجود ہیں، اور اِس سے پہلے یہ (اُسی کے حوالے سے) اپنے دین کا انکار کرنے والوں کے خلاف فتح کی دعائیں مانگ رہے تھے، پھر جب وہ چیز اِن کے پاس آئی جسے خوب پہچانے ہوئے تھے تو یہ اُس کے منکر ہو گئے۔ سو اللہ کی لعنت ہے اِن منکروں پر۔ کیا ہی بری ہے وہ چیز جس کے بدلے میں اِنھوں نے اپنے آپ کو بیچ دیا کہ محض اِس بات کی ضد میں کہ اللہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے اپنا فضل اتارے، یہ اُس چیز کا انکار کر دیں جو اللہ نے اتاری ہے۔ سو یہ غضب پر غضب کما لائے اور (دنیا اور آخرت میں) اِن

منکروں کے لیے (اب) بڑی ذلت کا عذاب ہے۔ ۸۹-۹۰

اور (یہ وہ لوگ ہیں کہ) جب اِن سے اصرار کیا جاتا ہے کہ اُس چیز کو مان لو جو اللہ نے اتاری ہے تو جواب دیتے ہیں کہ ہم تو اُسے ہی مانتے ہیں جو ہم پر اترا ہے اور اِس طرح جو کچھ اُس کے علاوہ ہے، اُس کا صاف انکار کر دیتے ہیں، دراں حالیکہ وہی حق ہے، اُن پیشین گوئیوں کے ٹھیک مطابق جو اِن کے ہاں موجود ہیں۔ اِن سے پوچھو، (وہ ہدایت جو تم پر اتری ہے)، اگر تم (اُس کے) ماننے والے ہو تو اِس سے پہلے پھر اللہ کے (اُن) نبیوں کو قتل کیوں کرتے رہے ہو (جو تمھاری طرف آئے)؟ اور حقیقت یہ ہے کہ موسیٰ تمھارے پاس کھلی ہوئی نشانیاں لے کر آیا، پھر اُس کے پیچھے تم نے بچھڑے کو معبود بنالیا اور اُس وقت تم بڑے ظلم کا ارتکاب کر رہے تھے۔ ۹۱-۹۲

اور یاد کرو، جب ہم نے تم سے عہد لیا اور (اِس کے لیے) طور کو تم پر اٹھا دیا اور حکم دیا کہ یہ جو کچھ ہم نے تمھیں دیا ہے، اِسے مضبوطی سے پکڑو، اور سنو (اور مانو) تو (تمھارے بزرگوں نے جو رویہ اُس کے ساتھ اختیار کیا، اُس نے بتا دیا کہ) اُنھوں نے (گویا اُس وقت یہی) کہا کہ ہم نے سنا اور نہیں مانا۔ اور اُن کے اِس کفر کے باعث وہ بچھڑا اُن کے دلوں میں بسا دیا گیا۔ اِن سے پوچھو، اگر تم ماننے والے ہو تو کیا ہی بری ہیں یہ باتیں جو تمھارا یہ ایمان تمھیں سکھاتا ہے! ۹۳

اِن سے کہو، اگر آخرت کا گھر اللہ کے نزدیک، سب لوگوں کو چھوڑ کر صرف تمھارے لیے خاص ہے تو مرنے کی تمنا کرو، اگر تم (اپنے اِس دعوے میں) سچے ہو۔ اور (تم دیکھو گے کہ) اپنے ہاتھوں کی جو کمائی یہ آگے بھیج چکے ہیں، اُس کی وجہ سے یہ کبھی اِس کی تمنا نہ کریں گے اور حقیقت یہ ہے کہ اللہ اِن ظالموں سے خوب واقف ہے۔ ۹۴۔۹۵

اور اِنھیں تم سب سے بڑھ کر جینے کا حریص پاؤ گے، اور (حد یہ ہے کہ) اُن لوگوں سے بھی بڑھ کر جنھوں نے شرک کو اپنا مذہب بنایا ہے۔ اِن میں سے ہر ایک یہ چاہتا ہے کہ کاش، وہ ہزار سال جیتا رہے، دراں حالیکہ اگر یہ عمر بھی اُس کو مل جائے تو (اِس سے) وہ اپنے آپ کو اللہ کے عذاب سے بچا نہ سکے گا۔ اور (اِس میں شبہ نہیں کہ) جو کچھ یہ کرتے ہیں، اللہ اُسے دیکھ رہا ہے۔ ۹۶

(قرآن کی دشمنی میں اب یہ جبریل کے بھی دشمن ہو گئے ہیں)، اِن سے کہہ دو: جو لوگ جبریل کے دشمن ہیں، وہ درحقیقت اللہ کے دشمن ہیں، اِس لیے کہ اُس نے تو (اے پیغمبر)، اِسے اللہ کے اذن ہی سے تمھارے قلب پر نازل کیا ہے، اُن پیشین گوئیوں کی تصدیق میں جو اِس سے پہلے موجود ہیں اور اُن لوگوں کے لیے ہدایت اور بشارت کے طور پر جو ایمان والے ہیں۔ (اِنھیں معلوم ہونا چاہیے کہ) جو اللہ اور اُس کے فرشتوں اور اُس کے رسولوں اور جبریل اور میکائیل کے

دشمن ہیں تو اللہ بھی ایسے کافروں کا دشمن ہے۔۹۷-۹۸

اور (اِس قرآن کی صورت میں، اے پیغمبر)، ہم نے تمھاری طرف نہایت واضح دلیلیں اتاردی ہیں، اور حقیقت یہ ہے کہ اُنھیں صرف اِس طرح کے نافرمان ہی نہیں مانتے۔ کیا یہی ہوتا رہے گا کہ یہ جب کوئی عہد باندھیں گے، اِن میں سے ایک گروہ اُسے اٹھا کر پھینک دے گا؟ بلکہ (حق یہ ہے کہ) اِن میں سے اکثر تو ایمان ہی نہیں رکھتے۔۹۹-۱۰۰

اور (اب بھی یہی ہوا ہے کہ) جب اللہ کی طرف سے ایک پیغمبر اُن پیشین گوئیوں کے مطابق اِن کے پاس آگیا ہے جو اِن کے ہاں موجود ہیں تو یہ لوگ جنھیں کتاب دی گئی، اِن میں سے ایک گروہ نے اللہ کی اِس کتاب کو اِس طرح اپنی پیٹھ کے پیچھے پھینک دیا، گویا وہ اِسے جانتے ہی نہیں۔ اور (پیغمبر کو ضرر پہنچانے کے لیے) اُس چیز کے پیچھے لگ گئے جو سلیمان کی بادشاہی کے نام پر شیاطین پڑھتے پڑھاتے ہیں۔ (یہ اُسے سلیمان کی طرف منسوب کرتے ہیں)، دراں حالیکہ سلیمان نے کبھی کفر نہیں کیا، بلکہ اِسی طرح کے شیطانوں نے کفر کیا۔ وہ لوگوں کو جادو سکھاتے تھے۔ اور اُس چیز کے پیچھے لگ گئے جو بابل میں دو فرشتوں، ہاروت و ماروت پر اتاری گئی تھی، دراں حالیکہ وہ دونوں اُس وقت تک کسی کو کچھ نہ سکھاتے تھے، جب تک اُسے بتا نہ دیتے کہ ہم تو صرف ایک آزمایش ہیں، اِس لیے تم اِس

کفر میں نہ پڑو۔ پھر بھی یہ اُن سے وہ علم سیکھتے تھے جس سے میاں اور بیوی میں جدائی ڈال دیں، اور حقیقت یہ تھی کہ اللہ کی اجازت کے بغیر یہ اُس سے کسی کا کچھ بھی بگاڑ نہ سکتے تھے۔ (یہ اِس بات سے واقف تھے) اور۔اِس کے باوجود وہ چیزیں سیکھتے تھے جو اِنھیں کوئی نفع نہیں دیتی تھیں، بلکہ نقصان پہنچاتی تھیں، دراں حالیکہ یہ جانتے تھے کہ جو اِن چیزوں کا خریدار ہے، اُس کے لیے پھر آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے۔ کیا ہی بری ہے وہ چیز جس کے بدلے میں اِنھوں نے اپنی جانیں بیچ دیں۔ اے کاش، یہ جانتے۔ ۱۰۱۔۱۰۲

اور اگر یہ ایمان اور تقویٰ اختیار کرتے تو اللہ کے ہاں جو صلہ اِنھیں ملتا، وہ (اِن کے لیے) کہیں بہتر تھا۔ اے کاش، یہ سمجھتے۔ ۱۰۳

(اِن کے فتنوں سے بچنے کے لیے)، ایمان والو، (تم بارگاہِ رسالت میں بیٹھو تو) 'رَاعِنَا' نہ کہا کرو، 'اُنْظُرْنَا' کہا کرو اور جو کچھ کہا جائے، اُسے توجہ سے سنو، اور اِس بات کو یاد رکھو کہ اِن کافروں کے لیے دردناک عذاب ہے۔ اہل کتاب ہوں یا مشرکین، اِن میں سے جن لوگوں نے کفر کیا ہے، وہ نہیں چاہتے کہ تمھارے پروردگار کی طرف سے کوئی خیر تم پر نازل کیا جائے۔ (یہ احمق نہیں جانتے کہ) اللہ جس کو چاہتا ہے، اپنی رحمت کے لیے خاص کر لیتا ہے، اور (نہیں جانتے کہ) اللہ بڑی عنایت فرمانے والا ہے۔ ۱۰۴۔۱۰۵

(اِنھیں اعتراض ہے کہ تورات کی شریعت میں ہم کوئی تبدیلی کیوں کرتے ہیں؟ اِنھیں بتادو کہ) ہم (اِس کتاب کی) جو آیت بھی منسوخ کرتے ہیں یا اُسے بھلا دیتے ہیں، (قرآن میں) اُس کی جگہ اُس سے بہتر یا اُس جیسی کوئی دوسری لے آتے ہیں۔ کیا تم نہیں جانتے، (لوگو) کہ اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے؟ کیا تم نہیں جانتے کہ زمین اور آسمانوں کی پادشاہی اللہ ہی کے لیے ہے؟ (وہ جس کو چاہے گا، اپنی شریعت کا حامل بنائے گا)، اور (تم اگر اُس کا یہ فیصلہ نہیں مانتے تو) اللہ کے سوا تمھارے لیے (اِس دنیا میں پھر) کوئی دوست ہے اور نہ کوئی مدد کرنے والا۔ ۱۰۶-۱۰۷

(اِن کی پیروی میں، ایمان والو)، کیا تم بھی اپنے رسول سے اُسی طرح کی باتیں پوچھنا چاہتے ہو، جس طرح کی باتیں اِس سے پہلے موسیٰ سے پوچھی گئی تھیں؟ (تمھیں معلوم ہونا چاہیے کہ یہ ایمان کا طریقہ نہیں ہے) اور (معلوم ہونا چاہیے کہ) جس نے ایمان کے بدلے میں کفر کو لے لیا، وہ پھر سیدھی راہ سے بھٹک گیا۔ ۱۰۸

بہت سے اہل کتاب محض اپنے جی کے حسد کی وجہ سے یہ چاہتے ہیں کہ تمھارے ایمان لانے کے بعد وہ پھر تمھیں کفر کی طرف پلٹا دیں، اِس کے باوجود کہ حق اُن پر اچھی طرح واضح ہو چکا ہے۔ سو اُن سے درگذر کرو اور نظر انداز کرو،

یہاں تک کہ اللہ اپنا فیصلہ صادر کر دے۔ بے شک، اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ اور (اُن کے فتنوں کا مقابلہ کرنے کے لیے) نماز کا اہتمام رکھو اور زکوٰۃ ادا کرتے رہو، اور (یاد رکھو کہ) جو نیکی بھی تم اپنے لیے آگے بھیجو گے، اُسے تم اللہ کے ہاں پا لو گے۔ اِس میں شبہ نہیں کہ جو کچھ تم کر رہے ہو، اللہ اُسے دیکھ رہا ہے۔۱۰۹۔۱۱۰

یہ کہتے ہیں کہ کوئی شخص جنت میں داخل نہ ہو سکے گا، جب تک وہ یہودی یا نصرانی نہ ہو۔ یہ اِنھوں نے محض آرزوئیں باندھ لی ہیں۔ اِن سے کہو، تم سچے ہو تو (اِس کے لیے) اپنی کوئی دلیل پیش کرو۔ (اِن کی اِس بات میں کوئی حقیقت نہیں)۔ ہاں، یہ ضرور ہے کہ اپنی ہستی جن لوگوں نے اللہ کے سپرد کر دی، اور وہ اچھی طرح سے عمل کرنے والے ہیں، اُن کے لیے اُن کا اجر اُن کے پروردگار کے ہاں محفوظ ہے، اور اُن کے لیے نہ وہاں کوئی اندیشہ ہے اور نہ وہ کبھی غم زدہ ہوں گے۔ (اپنے گروہ سے باہر یہ کسی حق کو نہیں مانتے، لہٰذا) یہودی کہتے ہیں کہ نصاریٰ کی کوئی بنیاد نہیں اور نصاریٰ کہتے ہیں کہ یہودیوں کی کوئی بنیاد نہیں، دراں حالیکہ دونوں کتاب الٰہی کی تلاوت کرتے ہیں۔ اِسی طرح بالکل اِنھی کی سی بات اُن لوگوں نے بھی کہی جو (خدا کی کتاب کا) کوئی علم نہیں رکھتے۔ چنانچہ اب اللہ اِن کے درمیان قیامت کے دن ہی اِس معاملے کا فیصلہ کرے گا جس میں یہ جھگڑ رہے

ہیں۔ ۱۱۱۔۱۱۳

(اپنے اِنھی اختلافات کی وجہ سے یہ ایک دوسرے کی عبادت گاہوں کو ویران کرتے رہے ہیں)۔ اور اُس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو اللہ کے معبدوں میں اِس بات سے منع کرے کہ وہاں اُس کا نام لیا جائے اور اُن کی ویرانی کے درپے ہو۔ اِن کے لیے اِس کے سوا کچھ زیبا نہ تھا کہ اِن (معبدوں) میں جائیں تو اللہ سے ڈرتے ہوئے جائیں۔ (لیکن اِنھوں نے سرکشی اختیار کی تو اب) اِن کے لیے دنیا میں بھی ذلت ہے اور قیامت میں بھی ایک بڑا عذاب اِن کا منتظر ہے۔ (یہ اِس لیے ہوا کہ اِن میں سے کسی نے مشرق کو قبلہ ٹھیرایا اور کسی نے مغرب کو)، اور حق یہ ہے کہ مشرق و مغرب، سب اللہ ہی کے لیے ہیں۔ لہٰذا (اللہ کے حکم پر) تم جدھر رخ کرو گے، وہیں اللہ کا رخ ہے۔ اِس میں شبہ نہیں کہ اللہ بڑی گنجایش والا ہے، وہ ہر چیز کو جانتا ہے۔ ۱۱۴۔۱۱۵

(پھر یہی نہیں، اپنی نجات کے یہ مدعی اِس قدر پستی میں گر چکے ہیں کہ) اِنھوں نے کہا ہے کہ اللہ کی اولاد ہے۔ (لاریب)، وہ پاک ہے اِن باتوں سے، بلکہ زمین اور آسمانوں میں جو کچھ ہے، اُسی کا ہے، سب اُس کا حکم مانتے ہیں۔ زمین اور آسمانوں کو وہی عدم سے وجود میں لانے والا ہے اور جب کسی بات کا فیصلہ کر لیتا ہے تو اُس کے لیے اِتنا ہی کہتا ہے کہ ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے۔ ۱۱۶۔۱۱۷

اور اِسی طرح اُن لوگوں نے بھی کہا ہے جو (کتاب الٰہی کا) علم نہیں رکھتے کہ اللہ ہم سے (براہ راست) کیوں ہم کلام نہیں ہوتا یا ہمارے پاس کوئی واضح نشانی کیوں نہیں آتی؟ بالکل اِسی طرح جو اِن سے پہلے گزرے ہیں، اُنھوں نے بھی اِنھی کی سی بات کہی تھی۔ اِن سب کے دل ایک سے ہیں۔ ہم نے اپنی نشانیاں اُن لوگوں کے لیے جو یقین کرنا چاہیں، ہر لحاظ سے واضح کر دی ہیں، (لہٰذا تمھاری کوئی ذمہ داری نہیں کہ اِن کی خواہش کے مطابق اِنھیں معجزے اور نشانیاں دکھاؤ)۔ ہم نے تمھیں حق کے ساتھ بھیجا ہے، (اے پیغمبر)، بشارت دینے والا اور خبر دار کرنے والا بنا کر، اور تم سے اِن دوزخ والوں کے بارے میں ہرگز کوئی پرسش نہ ہوگی۔ ۱۱۸۔۱۱۹

یہ یہود و نصاریٰ تم سے ہرگز راضی نہ ہوں گے، جب تک اِن کا مذہب اختیار نہ کرلو۔ (لہٰذا) کہہ دو کہ اللہ کی ہدایت ہی اصل ہدایت ہے، اور (جان لو کہ) اگر تم اُس علم کے بعد جو تمھارے پاس آ چکا ہے، اِن کی خواہشوں پر چلے تو اللہ کے مقابلے میں تمھارا کوئی دوست اور کوئی مددگار نہ ہوگا۔ ۱۲۰

(تمھیں مطمئن رہنا چاہیے کہ) وہ لوگ جنھیں ہم نے کتاب عطا فرمائی اور اُن کا معاملہ یہ رہا کہ وہ اُس کی تلاوت کا حق ادا کرتے رہے، وہی اِس (ہدایت) پر ایمان لائیں گے اور جو اِس کے منکر ہوں گے تو وہی اصل میں نقصان اٹھانے والے

ہیں۔ ۱۲۱

اے بنی اسرائیل، میری اُس نعمت کو یاد کرو جو میں نے تم پر کی تھی اور اِس بات کو کہ میں نے تمھیں دنیا والوں پر فضیلت دی تھی۔ اور اُس دن سے ڈرو، جب کوئی کسی کے کچھ بھی کام نہ آئے گا اور نہ اُس سے کوئی بدلہ قبول کیا جائے گا، نہ اُسے کوئی سفارش نفع دے گی اور نہ لوگوں کو کوئی مدد ہی ملے گی۔ ۱۲۲۔۱۲۳

اور یاد کرو، جب ابراہیم کو اُس کے پروردگار نے چند باتوں میں آزمایا تو اُس نے وہ پوری کر دیں، فرمایا: میں نے فیصلہ کیا ہے کہ تمھیں لوگوں کا امام بناؤں گا۔ عرض کیا: اور میری اولاد میں سے؟ فرمایا: میرا یہ عہد اُن میں سے ظالموں کو شامل نہیں ہے۔ ۱۲۴

اور یاد کرو، جب ہم نے (سرزمین عرب میں) اِس بیت الحرام کو لوگوں کا مرجع اور اُن کے لیے پناہ کی جگہ قرار دیا اور حکم دیا کہ ابراہیم کی اِس قیام گاہ میں نماز کی ایک جگہ بناؤ اور ابراہیم و اسمٰعیل کو اِس بات کا پابند کیا کہ میرے اِس گھر کو اُن لوگوں کے لیے پاک رکھو جو (اِس میں) طواف کرنے، اعتکاف کرنے اور رکوع و سجدہ کرنے کے لیے آئیں۔ ۱۲۵

اور یاد کرو، جب ابراہیم نے دعا کی کہ اے پروردگار، اِس شہر کو امن کا شہر بنا دے اور اِس کے لوگوں میں سے جو اللہ اور قیامت کو ماننے والے ہوں، اُنھیں پیداوار کی روزی عطا فرما۔ (اللہ نے) فرمایا: اور جو منکر ہیں، (اِن چیزوں سے) چند روز کے لیے فائدہ اٹھانے کی مہلت تو میں اُنھیں بھی دوں گا، پھر اُن کو دوزخ کے عذاب میں پکڑ بلاؤں گا اور وہ بہت ہی برا ٹھکانا ہے۔ ۱۲۶

اور یاد کرو، جب ابراہیم اور اسمٰعیل (میرے) اِس گھر کی بنیادیں اٹھا رہے تھے۔ (اُس وقت اُن کے لبوں پر التجا تھی کہ) پروردگار، تو ہماری طرف سے یہ دعا قبول فرما۔ اِس میں شبہ نہیں کہ تو ہی سننے والا ہے، جاننے والا ہے۔ ۱۲۷

پروردگار، اور ہم دونوں کو تو اپنا فرماں بردار بنا اور ہماری اولاد سے بھی اپنی ایک فرماں بردار امت اٹھا اور ہم کو ہماری عبادت کے طریقے بتا اور ہم پر عنایت کی نظر فرما۔ اِس میں شبہ نہیں کہ تو ہی بڑا عنایت کرنے والا (اور اپنے بندوں پر) رحم فرمانے والا ہے۔ پروردگار، اور اُنھی میں سے تو اُن کے اندر ایک رسول اٹھا جو تیری آیتیں اُنھیں سنائے اور اُنھیں قانون اور حکمت سکھائے اور اِس طرح اُنھیں پاکیزہ بنائے ۔ اِس میں شبہ نہیں کہ تو ہی بڑا زبر دست ہے، بڑی حکمت والا ہے۔ ۱۲۸۔ ۱۲۹

اور ابراہیم کے دین سے کون ہے جو انحراف کرے؟ ہاں، وہی جو اپنے آپ کو

حماقت میں مبتلا کر لے۔ ہم نے اُس کو دنیا میں بھی اپنے لیے خاص کیا تھا، اور قیامت میں بھی وہ صالحین میں سے ہو گا۔(وہی ابراہیم کہ) جب اُس کے پروردگار نے اُسے حکم دیا کہ اپنے آپ کو حوالے کر دو، اُس نے فوراً کہا: میں نے اپنے آپ کو پروردگار عالم کے حوالے کر دیا۔ ۱۳۰۔۱۳۱

اور اِسی دین کی نصیحت ابراہیم نے اپنے بیٹوں کو کی تھی اور اِسی کی نصیحت یعقوب نے کی تھی۔ (اُس نے کہا تھا کہ) میرے بچو، اللہ نے یہی دین تمھارے لیے منتخب فرمایا ہے، اِس لیے اب موت کے وقت تک تمھیں ہر حال میں مسلمان ہی رہنا ہے۔ ۱۳۲

پھر کیا تم لوگ اُس وقت موجود تھے، جب یعقوب اِس دنیا سے رخصت ہو رہا تھا، اُس وقت جب اُس نے اپنے بیٹوں سے پوچھا: تم میرے بعد کس کی پرستش کرو گے؟ اُنھوں نے جواب دیا: ہم اُسی ایک معبود کی پرستش کریں گے جو تیرا معبود ہے اور تیرے باپ دادوں —— ابراہیم، اسمٰعیل اور اسحٰق —— کا معبود ہے اور ہم اُسی کے فرماں بردار ہیں۔ ۱۳۳

یہ ایک گروہ تھا جو گزر گیا، اُن کا ہے جو اُنھوں نے کیا اور تمھارا ہے جو تم نے کیا، تم سے یہ نہ پوچھا جائے گا کہ وہ کیا کرتے تھے۔ ۱۳۴

(اِن کے بزرگوں کی روایت تو یہ ہے) اور اِدھر اِن کا اصرار ہے کہ یہودی یا

نصرانی بنو تو ہدایت پاؤ گے۔ اِن سے کہہ دو: بلکہ ابراہیم کا دین اختیار کرو جو (اپنے پروردگار کے لیے) بالکل یک سو تھا اور مشرکوں میں سے نہیں تھا۔ (ایمان والو)، اِن سے کہہ دو کہ ہم نے اللہ کو مانا ہے اور اُس چیز کو مانا ہے جو ہماری طرف نازل کی گئی اور جو ابراہیم، اسمٰعیل، اسحٰق اور یعقوب اور اُن کی اولاد کی طرف نازل کی گئی اور جو موسیٰ اور عیسیٰ اور دوسرے سب نبیوں کو اُن کے پروردگار کی طرف سے دی گئی۔ ہم اِن میں سے کسی کے درمیان کوئی فرق نہیں کرتے۔ (یہ سب اللہ کے پیغمبر ہیں) اور ہم اُسی کے فرماں بردار ہیں۔ ۱۳۵۔۱۳۶

پھر اگر وہ اُس طرح مانیں، جس طرح تم نے مانا ہے تو راہ یاب ہوئے اور اگر منہ پھیر لیں تو وہی دشمنی کی ضد پر ہیں۔ سو اِن کے مقابلے میں، (اے پیغمبر)، اللہ تمھارے لیے کافی ہے، اور وہ سننے والا ہے، ہر چیز سے واقف ہے۔ ۱۳۷

(اِن سے کہہ دو، تم) اللہ کا یہ رنگ اختیار کرو اور اللہ کے رنگ سے کس کا رنگ بہتر ہے اور (کہہ دو کہ) ہم تو (ہر حال میں) اُسی کی عبادت کرتے ہیں۔ کہہ دو، کیا تم اللہ کے بارے میں ہم سے جھگڑتے ہو، دراں حالیکہ وہی ہمارا بھی پروردگار ہے اور تمھارا بھی؟ اور (اگر یہ نہیں، تو پھر) ہمارے لیے ہمارے عمل ہیں اور تمھارے لیے تمھارے عمل، اور ہم تو خالص اُسی کے ہیں۔ ۱۳۸۔۱۳۹

کیا تم کہتے ہو کہ ابراہیم، اسمٰعیل، اسحاق، یعقوب اور اُن کی اولاد کے لوگ

یہودی یا نصرانی تھے؟ اِن سے پوچھو، تم زیادہ جانتے ہو یا اللہ؟ (افسوس)، اُن لوگوں سے بڑھ کر ظالم کون ہو سکتا ہے جن کے پاس اللہ کی طرف سے کوئی گواہی ہو اور وہ اُسے چھپائیں۔ اور حقیقت یہ ہے کہ اللہ اُن چیزوں سے بے خبر نہیں ہے جو تم کر رہے ہو۔ ۱۴۰

یہ ایک گروہ تھا جو گزر گیا، اُن کا ہے جو اُنھوں نے کیا اور تمھارا ہے جو تم نے کیا، تم سے یہ نہ پوچھا جائے گا کہ وہ کیا کرتے تھے۔ ۱۴۱

(ابراہیم کی بنائی ہوئی مسجد کو، اے پیغمبر، ہم نے تمھارے لیے قبلہ ٹھیرانے کا فیصلہ کیا ہے تو) اب اِن لوگوں میں سے جو احمق ہیں، وہ کہیں گے: اِنھیں کس چیز نے اِن کے اُس قبلے سے پھیر دیا جس پر یہ پہلے تھے؟ اِن سے کہہ دو: مشرق اور مغرب، سب اللہ ہی کے ہیں، وہ جس کو چاہتا ہے، (اِن تعصبات سے نکال کر) سیدھی راہ دکھا دیتا ہے۔ (ہم نے یہی کیا ہے) اور (جس طرح مسجد حرام کو تمھارا قبلہ ٹھیرایا ہے)، اُسی طرح ہم نے تمھیں بھی ایک درمیان کی جماعت بنا دیا ہے تاکہ تم دنیا کے سب لوگوں پر (حق کی) شہادت دینے والے بنو اور اللہ کا رسول تم پر یہ شہادت دے۔ اور اِس سے پہلے، (اے پیغمبر)، جس قبلے پر تم تھے، اُسے تو ہم نے صرف یہ دیکھنے کے لیے ٹھیرایا تھا کہ کون رسول کی پیروی کرتا ہے اور کون الٹے پاؤں پھر جاتا ہے۔ اِس میں شبہ نہیں کہ یہ ایک بھاری بات تھی، مگر اُن کے

لیے نہیں، جنھیں اللہ ہدایت سے بہرہ یاب کرے۔ اور اللہ ایسا نہیں ہے کہ (اِس طرح کی آزمایش سے وہ) تم لوگوں کے ایمان کو ضائع کرنا چاہے۔ اللہ تو لوگوں کے لیے بڑا مہربان ہے، سراسر رحمت ہے۔ ۱۴۲۔۱۴۳

تمھارے منہ کا بار بار آسمان کی طرف اٹھنا ہم دیکھتے رہے ہیں، (اے پیغمبر)، سو ہم نے فیصلہ کر لیا کہ تمھیں اُس قبلے کی طرف پھیر دیں جو تم کو پسند ہے۔ لہٰذا اب اپنا رخ مسجد حرام کی طرف پھیر دو اور تم لوگ جہاں کہیں بھی ہو، (نماز میں) اپنے رخ اُسی کی طرف کرو۔ یہ لوگ جنھیں کتاب دی گئی تھی، جانتے ہیں کہ اُن کے پروردگار کی طرف سے یہی حق ہے، (لیکن اِس کے باوجود انکار کر رہے ہیں)، اور جو کچھ یہ کر رہے ہیں، اللہ اُس سے بے خبر نہیں ہے۔ اور اِن اہل کتاب کے سامنے، (اے پیغمبر)، تم اگر ہر طرح کی نشانیاں بھی پیش کر دو تو یہ تمھارے قبلے کی پیروی نہ کریں گے۔ اور (اِس کے ساتھ یہ بھی حقیقت ہے کہ جو علم تمھارے پاس آچکا ہے، اِس کی بنا پر) تم بھی اِن کا قبلہ نہیں مان سکتے اور (اِن کی یہ ضد صرف تمھارے ساتھ نہیں ہے، حقیقت یہ ہے کہ) اِن میں سے کوئی گروہ بھی دوسرے کا قبلہ ماننے کے لیے تیار نہیں ہے۔ (لہٰذا اِن کو کوئی چیز اگر مطمئن کر سکتی ہے تو یہی کہ تم اِن کا قبلہ مان لو)، لیکن اُس علم کے بعد جو تمھارے پاس آچکا ہے، تم اگر اِن کی خواہشوں کے پیچھے چلتے ہو تو تم بھی یقیناً اِنھی ظالموں میں سے

ہو جاؤ گے۔(یہ حقیقت ہے کہ) جن کو ہم نے کتاب دی ہے، وہ اِس چیز کو ایسا پہچانتے ہیں، جیسا اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں۔ اور اِن میں یہ ایک گروہ ہے جو جانتے بوجھتے حق کو چھپاتا ہے۔(تم پر واضح ہو کہ) تمھارے پروردگار کی طرف سے یہی حق ہے، لہٰذا (اِس کے متعلق) تم کو ہرگز کسی شک میں نہ پڑنا چاہیے۔۱۴۴-۱۴۷

اور اِن میں سے ہر ایک نے (اپنے لیے قبلے کی) ایک سمت مقرر کر رکھی ہے، وہ اُسی کا رخ کرتا ہے۔ اِس لیے (تم لوگ اِنھیں چھوڑو اور) نیکیوں کی راہ میں آگے بڑھنے کی کوشش کرو۔ تم جہاں بھی ہو گے، اللہ تم سب کو (فیصلے کے لیے) اکٹھا کرے گا۔ اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔۱۴۸

(اِنھیں چھوڑو، اے پیغمبر)، اور (سفر میں بھی ہمیشہ) جہاں سے نکلو، (نماز کے لیے) اپنا رخ مسجد حرام ہی کی طرف کرو۔ اِس میں شبہ نہیں کہ تمھارے پروردگار کی طرف سے یہی حق ہے، اور (یاد رکھو کہ) جو کچھ تم لوگ کرتے ہو، اللہ اُس سے بے خبر نہیں ہے۔۱۴۹

اور (ایک مرتبہ پھر سنو کہ سفر میں بھی ہمیشہ) جہاں سے نکلو، (نماز کے لیے) اپنا رخ مسجد حرام ہی کی طرف کرو، اور (عام حالات میں بھی) تم لوگ جہاں کہیں ہو، اپنے رخ اِسی (مسجد) کی طرف کرو، اِس لیے کہ اِن لوگوں کو تمھارے خلاف کوئی حجت نہ ملے —— ہاں اِن میں سے جو ظالم ہیں، اُن کی زبان تو کوئی چیز بھی بند

نہیں کر سکتی، سو تم اُن سے نہ ڈرو، بلکہ مجھ سے ڈرو ــــ اور اِس لیے کہ میں تم پر اپنی نعمت پوری کر دوں، اور اِس لیے کہ تم صحیح راستہ پالو۔ چنانچہ (یہی مقاصد ہیں جن کے لیے) ہم نے ایک رسول تم میں سے تمھارے اندر بھیجا ہے جو ہماری آیتیں تمھیں سناتا ہے اور تمھارا تزکیہ کرتا ہے اور اِس کے لیے تمھیں قانون اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے اور اِس طرح وہ چیزیں تمھیں سکھاتا ہے جو تم نہیں جانتے تھے۔ لہٰذا تم مجھے یاد رکھو، میں تمھیں یاد رکھوں گا اور میرے شکر گزار بن کر رہو، میری ناشکری نہ کرو۔ ۱۵۰۔ ۱۵۲

ایمان والو، (یہ نعمت تمھیں عطا ہوئی ہے تو اب تمھارے مخالفین کی طرف سے جو مشکلیں بھی پیش آئیں، اُن میں) ثابت قدمی اور نماز سے مدد چاہو۔ اِس میں شبہ نہیں کہ اللہ اُن کے ساتھ ہے جو (مشکلات کے مقابلے میں) ثابت قدم رہنے والے ہوں۔ اور جو لوگ اللہ کی (اِس) راہ میں مارے جائیں، اُنھیں یہ نہ کہو کہ مردہ ہیں۔ وہ مردہ نہیں، بلکہ زندہ ہیں، لیکن تم (اُس زندگی کی حقیقت) نہیں سمجھتے۔ ہم (اِس راہ میں) یقیناً تمھیں کچھ خوف، کچھ بھوک اور کچھ جان و مال اور کچھ پھلوں کے نقصان سے آزمائیں گے۔ اور (اِس میں) جو لوگ ثابت قدم ہوں گے، (اے پیغمبر)، اُنھیں (دنیا اور آخرت، دونوں میں کامیابی کی) بشارت دو۔ (وہی) جنھیں کوئی مصیبت پہنچے تو کہیں کہ لاریب، ہم اللہ ہی کے ہیں اور ہمیں

(ایک دن) اُسی کی طرف پلٹ کر جانا ہے۔یہی وہ لوگ ہیں جن پر اُن کے پروردگار کی عنایتیں اور اُس کی رحمت ہو گی اور یہی ہیں جو اُس کی ہدایت سے بہرہ یاب ہونے والے ہیں۔۱۵۳۔۱۵۷

(بیت الحرام ہی کی طرح صفا و مروہ کی حقیقت بھی اِن یہودیوں نے ہمیشہ چھپانے کی کوشش کی ہے۔ لہٰذا تحویل قبلہ کے اِس موقع پر یہ بات بھی واضح ہونی چاہیے کہ) صفا اور مروہ یقیناً اللہ کے شعائر میں سے ہیں۔ چنانچہ وہ لوگ جو اِس گھر کا حج یا عمرہ کرنے کے لیے آئیں، اُن پر کوئی حرج نہیں کہ وہ اِن دونوں میں طواف بھی کر لیں، (بلکہ یہ ایک نیکی کا کام ہے) اور جس نے اپنے شوق سے نیکی کا کوئی کام کیا تو اللہ اُس کی قدر کرنے والا ہے، اُس سے پوری طرح باخبر ہے۔(اِس معاملے میں) جو حقائق ہم نے نازل کیے اور جو ہدایت بھیجی تھی، اُسے جو لوگ چھپاتے ہیں، اِس کے باوجود کہ اِن لوگوں کے لیے اپنی کتاب میں ہم نے اُسے کھول کھول کر بیان کر دیا تھا، یقیناً وہی ہیں جن پر اللہ لعنت کرتا ہے اور لعنت کرنے والے بھی جن پر لعنت کریں گے۔اِن میں سے، البتہ جو توبہ کریں اور (اپنے اِس طرزِ عمل کی) اصلاح کر لیں اور (جو کچھ چھپاتے تھے، اُسے) صاف صاف بیان کر دیں تو اُن کی توبہ میں اپنی شفقت سے قبول کر لوں گا اور حقیقت یہ ہے کہ میں بڑا توبہ قبول کرنے والا ہوں، میری شفقت ابدی ہے۔۱۵۸۔۱۶۰

اِس کے بر خلاف جو اپنے انکار پر قائم رہے اور مرے تو اِسی طرح منکر تھے، یقیناوہی ہیں جن پر اللہ اور اُس کے فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے۔ وہ اُس میں ہمیشہ رہیں گے، نہ اُن پر سے سزا ہی ہلکی کی جائے گی اور نہ اُنھیں کوئی مہلت ملے گی۔ ۱۶۱۔ ۱۶۲

(ایمان والو، اِنھیں فیصلہ کرنے دو) اور (اِن سے قطعِ نظر کر کے تم یہ حقیقت اب اچھی طرح سمجھ لو کہ) تمھارا الٰہ ایک ہی الٰہ ہے، اُس کے سوا کوئی الٰہ نہیں، وہ سراسر رحمت ہے، اُس کی شفقت ابدی ہے۔ اِس میں شبہ نہیں کہ آسمانوں اور زمین کے بنانے میں، اور شب و روز کے بدل کر آنے میں، اور لوگوں کے لیے دریا میں نفع کی چیزیں لے کر چلتی ہوئی کشتیوں میں، اور اُس پانی میں جو اللہ نے آسمان سے اتارا ہے، پھر اُس سے زمین کو اُس کے مر جانے کے بعد زندہ کیا ہے اور اُس میں ہر قسم کے جان دار پھیلائے ہیں ـــــ اور ہواؤں کے پھیرنے میں، اور آسمان و زمین کے درمیان حکم کے تابع بادلوں میں، = (اِس حقیقت کو سمجھنے کے لیے) بہت سی نشانیاں ہیں اُن لوگوں کے لیے جو اپنی عقل سے کام لیتے ہیں۔ ۱۶۳۔ ۱۶۴

اور (زمین و آسمان کی اِن نشانیوں کے باوجود) لوگوں میں ایسے بھی ہیں جو

اوروں کو اللہ کے برابر ٹھیراتے ہیں۔ وہ اُن سے اُسی طرح محبت کرتے ہیں، جس طرح اللہ سے محبت کرتے ہیں، درآں حالیکہ ایمان والوں کو تو سب سے بڑھ کر (اپنے) اللہ سے محبت ہوتی ہے۔ اور اگر یہ ظالم اُس وقت کو دیکھیں، جب یہ عذاب دیکھیں گے (تو اِن پر یہ حقیقت واضح ہو جائے) کہ زور و اختیار، سب اللہ ہی کا ہے اور یہ کہ (اِس طرح کے لوگوں کو) اللہ بڑا ہی سخت عذاب دینے والا ہے۔ ۱۶۵

اُس وقت جب وہ لوگ جن کی پیروی کی گئی، اپنے پیرووں سے بے تعلقی ظاہر کر دیں گے اور عذاب سے دوچار ہوں گے اور اُن کے تعلقات یک قلم ٹوٹ جائیں گے۔ اور اُن کے پیرو کہیں گے کہ اے کاش، ہمیں ایک مرتبہ پھر دنیا میں جانے کا موقع ملے تو ہم بھی اِن سے بے تعلقی ظاہر کریں، جس طرح اِنھوں نے ہم سے بے تعلقی ظاہر کی ہے۔ اِس طرح اللہ اُن کے اعمال کو اُن کے لیے سراسر حسرت بنا کر اُنھیں دکھائے گا اور دوزخ سے نکلنے کے لیے وہ کوئی راہ نہ پا سکیں گے۔ ۱۶۶۔۱۶۷

لوگو، (اپنے اِنھی پیشواؤں کے پیدا کیے ہوئے توہمات کے تحت تم نے جو حلال و حرام ٹھیرائے ہیں، اُن کی کوئی حقیقت نہیں، اِس لیے) زمین کی چیزوں میں سے جو حلال و طیب ہیں، اُنھیں کھاؤ اور شیطان کے قدم بہ قدم نہ چلو۔ وہ تمھارا کھلا دشمن ہے۔ وہ تو یہی کرے گا کہ تمھیں برائی اور بے حیائی کی ترغیب دے اور اِس

کی ترغیب دے کہ تم وہ باتیں اللہ کے نام لگاؤ جو تم نہیں جانتے۔۱۶۸۔۱۶۹

اور جب اِنھیں دعوت دی جاتی ہے کہ (اپنی اِن باتوں کو چھوڑ کر) اُس چیز کی پیروی کرو جو اللہ نے اتاری ہے تو کہتے ہیں کہ نہیں، بلکہ ہم تو اُسی راہ پر چلیں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادوں کو چلتے پایا ہے۔ کیا اُس صورت میں بھی کہ اگر اِن کے باپ دادوں نے نہ اپنی عقل سے کچھ کام لیا ہو اور نہ راہِ ہدایت پائی ہو؟ ۱۷۰

اور حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ جنھوں نے (اللہ کے بتائے ہوئے طریقے پر چلنے سے اِس طرح) انکار کر دیا ہے، اِن کی تمثیل ایسی ہے، جیسے کوئی شخص اُن چیزوں کو پکارے جو پکارنے اور چلانے کے سوا کچھ نہ سنتی ہوں۔ یہ بہرے ہیں، گونگے ہیں، اندھے ہیں، اِس لیے یہ کچھ نہیں سمجھتے۔۱۷۱

ایمان والو، (یہ اگر اپنی اِن بدعتوں کو نہیں چھوڑتے تو اِنھیں اِن کے حال پر چھوڑو، اور) جو پاکیزہ چیزیں ہم نے تمھیں عطا فرمائی ہیں، اُنھیں (بغیر کسی تردد کے) کھائو اور اللہ ہی کے شکر گزار بنو، اگر تم اُسی کی پرستش کرنے والے ہو۔ اُس نے تو تمھارے لیے صرف مردار اور خون اور سؤر کا گوشت اور غیر اللہ کے نام کا ذبیحہ حرام ٹھیرایا ہے۔ اِس پر بھی جو مجبور ہو جائے، اِس طرح کہ نہ چاہنے والا ہو، نہ حد سے بڑھنے والا تو اُس پر کوئی گناہ نہیں۔ اللہ، یقیناً بخشنے والا ہے، وہ سراسر رحمت ہے۔۱۷۲۔۱۷۳

(یہ اہل کتاب تو جانتے تھے کہ یہی حق ہے، لیکن اِنھوں نے اِسے چھپایا)۔ حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ اُس قانون کو چھپاتے ہیں جو اللہ نے اتارا ہے اور اُس کے بدلے میں (دنیا کی) بہت تھوڑی قیمت قبول کر لیتے ہیں، وہ اپنے پیٹ میں صرف دوزخ کی آگ بھرتے ہیں۔ قیامت کے دن اللہ نہ اُن سے بات کرے گا، نہ اُنھیں پاکیزہ بنائے گا اور اُن کے لیے وہاں ایک دردناک عذاب مقرر ہے۔ یہی لوگ ہیں جنھوں نے ہدایت کے بدلے گم راہی اور مغفرت کے بدلے عذاب خریدا ہے۔ سو یہ کتنے جری ہیں دوزخ کو برداشت کر لینے کے معاملے میں! ۱۷۴۔۱۷۵

یہ اِس لیے ہو گا کہ اللہ نے اپنی یہ کتاب قولِ فیصل کے ساتھ اتاری ہے، مگر یہ لوگ جنھوں نے اِس کتاب کے معاملے میں اختلاف کیا ہے، یہ اپنی مخالفت میں بہت دور نکل گئے ہیں۔ ۱۷۶

(یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ سے وفا کا حق مذہب کی کچھ رسمیں پوری کر دینے سے ادا ہو جاتا ہے۔ اِنھیں معلوم ہونا چاہیے کہ) اللہ کے ساتھ وفاداری صرف یہ نہیں کہ تم نے (نماز میں) اپنا رخ مشرق یا مغرب کی طرف کر لیا، بلکہ وفاداری تو اُن کی وفاداری ہے جو پورے دل سے اللہ کو مانیں اور قیامت کے دن کو مانیں اور اللہ کے فرشتوں کو مانیں اور اُس کی کتابوں کو مانیں اور اُس کے نبیوں کو مانیں اور مال کی محبت کے باوجود اُسے قرابت مندوں، یتیموں، مسکینوں، مسافروں اور مانگنے

والوں پر اور لوگوں کی گردنیں چھڑانے میں خرچ کریں، اور نماز کا اہتمام کریں اور زکوٰۃ ادا کریں۔ اور وفاداری تو اُن کی وفاداری ہے کہ جب عہد کر بیٹھیں تو اپنے اِس عہد کو پورا کرنے والے ہوں اور خاص کر اُن کی جو تنگی اور بیماری میں اور جنگ کے موقع پر ثابت قدم رہنے والے ہوں۔ یہی ہیں جو (اللہ کے ساتھ اپنے عہدِ وفا میں) سچے ہیں اور یہی ہیں جو فی الواقع پرہیز گار ہیں۔ ۱۷۷

ایمان والو، (تم میں) جو لوگ قتل کر دیے جائیں، اُن کے مقدموں میں قصاص تم پر فرض کیا گیا ہے۔ اِس طرح کہ قاتل آزاد ہو تو اُس کے بدلے میں وہی آزاد، غلام ہو تو اُس کے بدلے میں وہی غلام، عورت ہو تو اُس کے بدلے میں وہی عورت۔ پھر جس کے لیے اُس کے بھائی کی طرف سے کچھ رعایت کی جائے (تو اُس کو تم قبول کر سکتے ہو، لیکن یہ قبول کر لی جائے) تو دستور کے مطابق اُس کی پیروی کی جائے گی اور جو کچھ بھی خون بہا ہو، وہ خوبی کے ساتھ اُسے ادا کر دیا جائے گا۔ یہ تمھارے پروردگار کی طرف سے ایک قسم کی رعایت اور تم پر اُس کی عنایت ہے۔ پھر اِس کے بعد جو زیادتی کرے تو اُس کے لیے (قیامت میں) دردناک سزا ہے — اور تمھارے لیے قصاص میں زندگی ہے، عقل والو، تاکہ تم حدودِ الٰہی کی پابندی کرتے رہو۔ ۱۷۸-۱۷۹

(اِسی طرح مال کے نزاعات سے بچنے کے لیے) تم پر فرض کیا گیا ہے کہ تم میں

سے جب کسی کی موت کا وقت آ پہنچے اور وہ کچھ مال چھوڑ رہا ہو تو والدین اور قرابت مندوں کے لیے دستور کے مطابق وصیت کرے۔ اللہ سے ڈرنے والوں پر یہ حق ہے۔ پھر جو اِس وصیت کو اِس کے سننے کے بعد بدل ڈالے تو اِس کا گناہ اُن بدلنے والوں ہی پر ہو گا۔ (اُنھیں یاد رکھنا چاہیے کہ) یقیناً اللہ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے۔ جس کو، البتہ کسی وصیت کرنے والے کی طرف سے جانب داری یا حق تلفی کا اندیشہ ہو اور وہ اُن کے درمیان صلح کرا دے تو اُس پر کوئی گناہ نہیں ہے۔ بے شک، اللہ بخشنے والا ہے، اُس کی شفقت ابدی ہے۔ ۱۸۰۔ ۱۸۲

(یہ اللہ کے حدود ہیں اور اِن کی پابندی وہی کر سکتے ہیں جو اللہ سے ڈرنے والے ہوں، اِس لیے) ایمان والو، تم پر روزہ فرض کیا گیا ہے، جس طرح تم سے پہلوں پر فرض کیا گیا تھا تاکہ تم اللہ سے ڈرنے والے بن جاؤ۔ یہ گنتی کے چند دن ہیں۔ اِس پر بھی جو تم میں سے بیمار ہو یا سفر میں ہو تو وہ دوسرے دنوں میں یہ گنتی پوری کر لے۔ اور جو اِس کی طاقت رکھتے ہوں کہ ایک مسکین کو کھانا کھلا دیں تو اُن پر ہر روزے کا بدلہ ایک مسکین کا کھانا ہے۔ پھر جو شوق سے کوئی نیکی کرے تو یہ اُس کے لیے بہتر ہے، اور روزہ رکھ لو تو یہ تمھارے لیے اور بھی اچھا ہے، اگر تم سمجھ رکھتے ہو۔ ۱۸۳۔ ۱۸۴

رمضان کا مہینا ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا، لوگوں کے لیے سراسر ہدایت

بنا کر اور نہایت واضح دلیلوں کی صورت میں جو (اپنی نوعیت کے لحاظ سے) رہنمائی بھی ہیں اور حق و باطل کا فیصلہ بھی۔ سو تم میں سے جو شخص اِس مہینے میں موجود ہو، اُسے چاہیے کہ اِس کے روزے رکھے۔ اور جو بیمار ہو یا سفر میں ہو تو وہ دوسرے دنوں میں یہ گنتی پوری کر لے۔ (یہ رخصت اِس لیے دی گئی ہے کہ) اللہ تمھارے لیے آسانی چاہتا ہے اور نہیں چاہتا کہ تمھارے ساتھ سختی کرے۔ اور (فدیے کی اجازت) اِس لیے (ختم کر دی گئی ہے) کہ تم روزوں کی تعداد پوری کرو، (اور جو خیر و برکت اُس میں چھپی ہوئی ہے، اُس سے محروم نہ رہو)۔ اور (اِس مقصد کے لیے رمضان کا مہینا) اِس لیے (خاص کیا گیا ہے) کہ (قرآن کی صورت میں) اللہ نے جو ہدایت تمھیں بخشی ہے، اُس پر اُس کی بڑائی کرو اور اِس لیے کہ تم اُس کے شکر گزار بنو۔ ۱۸۵

اور میرے (کسی حکم کے) بارے میں، (اے پیغمبر)، جب میرے بندے تم سے کوئی سوال کریں تو (اُن سے کہہ دو کہ اِس وقت) میں اُن سے قریب ہی ہوں۔ پکارنے والا جب مجھے پکارتا ہے تو میں اُس کی پکار کا جواب دیتا ہوں۔ لہٰذا اُن کو چاہیے کہ وہ میرا حکم مانیں اور مجھ پر ایمان رکھیں تاکہ وہ صحیح راہ پر رہیں۔ ۱۸۶

(تم پوچھنا چاہتے ہو تو لو ہم بتائے دیتے ہیں کہ) روزوں کی رات میں اپنی بیویوں کے پاس جانا تمھارے لیے جائز کیا گیا ہے۔ وہ تمھارے لیے لباس ہیں اور

تم اُن کے لیے لباس ہو۔ اللہ نے دیکھا کہ تم اپنے آپ سے خیانت کر رہے تھے تو اُس نے تم پر عنایت فرمائی اور تم سے درگذر کیا۔ چنانچہ اب (بغیر کسی تردد کے) اپنی بیویوں کے پاس جاؤ اور (اِس کا) جو (نتیجہ) اللہ نے تمھارے لیے لکھ رکھا ہے، اُسے چاہو، اور کھاؤ پیو، یہاں تک کہ رات کی سیاہ دھاری سے فجر کی سفید دھاری تمھارے لیے بالکل نمایاں ہو جائے۔ پھر رات تک اپنا روزہ پورا کرو۔ اور ہاں، تم مسجدوں میں اعتکاف بیٹھے ہو تو رات کو بھی بیویوں کے پاس نہ جانا۔ یہ اللہ کی مقرر کی ہوئی حدیں ہیں، سو اِن کے قریب نہ جاؤ۔ اللہ اِسی طرح اپنی آیتیں لوگوں کے لیے واضح کرتا ہے تاکہ وہ تقویٰ اختیار کریں۔۱۸۷

اور (اِسی تقویٰ کا تقاضا ہے کہ) تم آپس میں ناحق ایک دوسرے کے مال نہ کھاؤ اور اُسے حاکموں تک پہنچنے کا ذریعہ نہ بناؤ، اِس لیے کہ اِس طرح لوگوں کے مال کا کوئی حصہ تمھیں اُن کی حق تلفی کر کے کھانے کا موقع مل جائے، درآں حالیکہ تم (اِس حق تلفی کو) جانتے ہو۔۱۸۸

وہ تم سے حرام مہینوں کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ کہہ دو: یہ لوگوں کی بہبود اور حج کے اوقات ہیں، (اِس لیے اِن کی یہ حرمت اِسی طرح قائم رکھی جائے گی)۔ اور (تم نے یہ سوال کیا ہے تو اب یہ بھی جان لو کہ) یہ ہرگز کوئی نیکی نہیں ہے کہ (احرام کی حالت میں اور حج سے واپسی پر) تم گھروں کے پیچھے سے داخل

ہوتے ہو، بلکہ نیکی تو اصل میں اُس کی ہے جو تقویٰ اختیار کرے۔ اِس لیے اب گھروں میں اُن کے دروازوں ہی سے آؤ اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تمھیں فلاح نصیب ہو جائے۔ ۱۸۹

اور اللہ کی راہ میں اُن لوگوں سے لڑو جو (حج کی راہ روکنے کے لیے) تم سے لڑیں اور (اِس میں) کوئی زیادتی نہ کرو۔ بے شک، اللہ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ اور اِن لڑنے والوں کو جہاں پاؤ، قتل کرو اور اِنھیں وہاں سے نکالو، جہاں سے اِنھوں نے تمھیں نکالا ہے اور (یاد رکھو کہ) فتنہ قتل سے زیادہ بری چیز ہے۔ اور مسجد حرام کے پاس تم اِن سے (خود پہل کر کے) جنگ نہ کرو، جب تک یہ تم سے اُس میں جنگ نہ کریں۔ پھر اگر یہ جنگ چھیڑ دیں تو اِنھیں (بغیر کسی تردد کے) قتل کرو۔ اِس طرح کے منکروں کی یہی سزا ہے۔ لیکن اگر وہ باز آ جائیں تو اللہ بخشنے والا ہے، اُس کی شفقت ابدی ہے۔ اور تم یہ جنگ اُن سے برابر کیے جاؤ، یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین اِس سرزمین میں اللہ ہی کا ہو جائے۔ تاہم وہ باز آ جائیں تو (جان لو کہ) اقدام صرف ظالموں کے خلاف ہی جائز ہے۔ ۱۹۰۔ ۱۹۳

ماہِ حرام کا بدلہ ماہِ حرام ہے اور اِسی طرح دوسری حرمتوں میں بھی بدلے ہیں۔ لٰہذا جو تم پر زیادتی کریں، اُن کو اپنے اوپر اِس زیادتی کے برابر ہی جواب دو، اور اللہ

سے ڈرتے رہو، اور جان لو کہ اللہ اُن کے ساتھ ہے جو اُس کے حدود کی پابندی کرتے ہیں۔ ۱۹۴

اور (اِس جہاد کے لیے) اللہ کی راہ میں انفاق کرو، اور (اِس سے گریز کرکے) اپنے ہی ہاتھوں اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو، اور تم (یہ انفاق) خوبی کے ساتھ کرو، اِس لیے کہ اللہ خوبی کے ساتھ کام کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ ۱۹۵

اور حج و عمرہ (کی راہ اگر تمھارے لیے کھول دی جائے تو اُن کے تمام مناسک کے ساتھ اُن) کو اللہ ہی کے لیے پورا کرو۔ پھر اگر راستے میں گھر جاؤ تو ہدیے کی جو قربانی بھی میسر ہو، اُسے پیش کر دو، اور اپنے سر اُس وقت تک نہ مونڈو، جب تک قربانی اپنی جگہ نہ پہنچ جائے۔ پھر جو تم میں سے بیمار ہو یا اُس کے سر میں کوئی تکلیف ہو (اور وہ قربانی سے پہلے ہی سر منڈانے پر مجبور ہو جائے) تو اُسے چاہیے کہ روزوں یا صدقے یا قربانی کی صورت میں اُس کا فدیہ دے۔ پھر جب تمھارے لیے امن کی حالت پیدا ہو جائے تو جو کوئی اِس سفر سے یہ فائدہ اٹھائے کہ حج کا زمانہ آنے تک عمرہ بھی کر لے تو اُسے قربانی کرنا ہو گی، جیسی بھی میسر ہو جائے۔ اور اگر قربانی میسر نہ ہو تو روزے رکھنا ہوں گے: تین دن حج کے زمانے میں اور سات، جب (حج سے) واپس آئو۔ یہ پورے دس دن ہوئے۔ (اِس طریقے سے ایک ہی سفر میں حج کے ساتھ عمرے کی) یہ (رعایت) صرف اُن لوگوں کے لیے ہے جن

کے گھر بار مسجد حرام کے پاس نہ ہوں۔ (اِس کی پابندی کرو) اور اللہ سے ڈرتے رہو، اور خوب جان لو کہ اللہ سخت سزا دینے والا ہے۔ ۱۹۶

حج کے متعین مہینے ہیں۔ سو اِن میں جو شخص بھی (احرام باندھ کر) حج کا ارادہ کر لے، اُسے پھر حج کے اِس زمانے میں نہ کوئی شہوت کی بات کرنی ہے، نہ خدا کی نافرمانی کی اور نہ لڑائی جھگڑے کی کوئی بات اُس سے سرزد ہونی چاہیے۔ اور (یاد رہے کہ) جو نیکی بھی تم کرو گے، اللہ اُسے جانتا ہے۔ اور (حج کے اِس سفر میں تقویٰ کا) زادِ راہ لے کر نکلو، اِس لیے کہ بہترین زادِ راہ یہی تقویٰ کا زادِ راہ ہے۔ اور (اِس کے لیے)، عقل والو، مجھ سے ڈرتے رہو۔ ۱۹۷

(اِس کے ساتھ، البتہ) تم پر کوئی حرج نہیں کہ اپنے پروردگار کا فضل تلاش کرو، لیکن (یاد رہے کہ مزدلفہ کوئی کھیل تماشے اور تجارت کی جگہ نہیں ہے، اِس لیے) جب عرفات سے چلو تو مشعر حرام کے پاس اللہ کو یاد کرو اور اُس کو اُسی طرح یاد کرو، جس طرح اُس نے تمھیں ہدایت فرمائی ہے۔ اور اِس سے پہلے تو، بلا شبہ تم لوگ گم راہوں میں تھے۔ ۱۹۸

پھر (یہ بھی ضروری ہے کہ) جہاں سے اور سب لوگ پلٹتے ہیں، تم بھی (قریش کے لوگو)، وہیں سے پلٹو اور اللہ سے مغفرت چاہو۔ یقیناً اللہ بخشنے والا ہے، اُس کی شفقت ابدی ہے۔ ۱۹۹

(اور یہ بھی کہ) اِس کے بعد جب اپنے حج کے مناسک پورے کر لو تو جس طرح پہلے اپنے باپ دادا کو یاد کرتے رہے ہو، اُسی طرح اب اللہ کو یاد کرو، بلکہ اُس سے بھی زیادہ۔ (یہ اللہ سے مانگنے کا موقع ہے)، مگر لوگوں میں ایسے بھی ہیں کہ وہ (اِس موقع پر بھی) یہی کہتے ہیں کہ پروردگار، ہمیں (جو کچھ دینا ہے، اِسی) دنیا میں دے دے، اور (اِس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ پھر) آخرت میں اُن کا کوئی حصہ نہیں رہتا۔ اور اُن میں ایسے بھی ہیں کہ جن کی دعا یہ ہوتی ہے کہ پروردگار، ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی، اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا لے۔ یہی ہیں جو اپنی کمائی کا حصہ پالیں گے، اور اللہ کو حساب چکاتے کبھی دیر نہیں لگتی۔ ۲۰۰۔ ۲۰۲

اور (منیٰ کے) چند متعین دنوں میں اللہ کو یاد کرو۔ پھر جس نے جلدی کی اور دو ہی دنوں میں چل کھڑا ہوا، اُس پر بھی کوئی گناہ نہیں اور جو دیر سے چلا اُس پر بھی کوئی گناہ نہیں۔ (ہاں، مگر) اُن کے لیے جو اللہ سے ڈریں اور تم بھی اللہ سے ڈرتے رہو، اور خوب جان لو کہ (ایک دن) تم اُسی کے حضور میں اکٹھے کیے جاؤ گے۔ ۲۰۳

(یہ عبادت ہے جس کی راہ روکنے والوں سے تم کو لڑنا ہے) اور (اِدھر صورت حال یہ ہے کہ تمھارے) لوگوں میں سے کچھ ایسے ہیں کہ جن کی باتیں تو اِس دنیا

کی زندگی میں تمھیں بھلی معلوم ہوتی ہیں، اور وہ اپنے دل کے ارادوں پر اللہ کو گواہ بھی بناتے ہیں، لیکن ہیں وہ بدترین دشمن۔ (تمھارے سامنے وہ یہی کرتے ہیں) اور جب وہاں سے ہٹتے ہیں تو اُن کی ساری تگ و دو اِس لیے ہوتی ہے کہ زمین میں فساد پھیلائیں اور کھیتیوں کو غارت کریں اور نسلیں تباہ و برباد کریں، اور (تم جانتے ہو کہ) اللہ فساد کو پسند نہیں کرتا۔ اور جب اُن سے کہا جاتا ہے کہ اللہ سے ڈرو تو گناہ پر آمادگی کے ساتھ اُن کا غرور اُنھیں دامن گیر ہو جاتا ہے۔ سو اُن کے لیے جہنم کافی ہے اور وہ بہت ہی برا ٹھکانا ہے۔ ۲۰۴-۲۰۶

اور اِنھی لوگوں میں کچھ ایسے بھی ہیں کہ اللہ کی رضاجوئی کے لیے اپنی جان کھپا دینے کے لیے تیار ہیں۔ (یہی ہیں کہ جن سے کوئی غلطی ہو جائے تو اللہ اُسے معاف کر دیتا ہے)، اور اِس طرح کے بندوں پر اللہ بہت مہربان ہے۔ ۲۰۷

ایمان والو، (ایمان کے ساتھ یہ دو رویے نہیں ہو سکتے، اِس لیے) تم سب (ایک ہی طریقے سے) اللہ کی اطاعت میں داخل ہو جاؤ اور شیطان کے نقش قدم کی پیروی نہ کرو۔ وہ تمھارا کھلا دشمن ہے۔ اِن کھلی ہوئی تنبیہات کے بعد بھی جو تمھارے پاس آئی ہیں، اگر تم لغزش کھاتے ہو تو جان لو کہ اللہ زبردست ہے، وہ بڑی حکمت والا ہے۔ ۲۰۸-۲۰۹

(اِس اتمام حجت کے باوجود) کیا یہ اِسی کے منتظر ہیں کہ اللہ اور اُس کے فرشتے

بدلیوں کے سایے میں اِن پر نمودار ہو جائیں اور معاملے کا فیصلہ کر دیا جائے؟ (لیکن یہ اللہ کا طریقہ نہیں ہے) اور اِس طرح کے معاملات تو اللہ ہی کے حوالے ہیں۔ بنی اسرائیل سے پوچھو، ہم نے اُن کو کتنی واضح نشانیاں دیں، (مگر اِس سے کیا فائدہ ہوا)؟ اور حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ اللہ کی (ہدایت جیسی) نعمت کو پا لینے کے بعد اُس کو (گم راہی سے) بدلتے ہیں، وہ اللہ کی گرفت سے نہیں بچ سکتے، اِس لیے کہ اللہ سخت مواخذہ کرنے والا ہے۔ دنیا کی زندگی اِن منکروں کے لیے بڑی دل پسند بنا دی گئی ہے۔ (اِس کے انجام سے اِنھیں آگاہ کیا جائے تو نہیں سنتے) اور ایمان والوں کا مذاق اڑاتے ہیں، دراں حالیکہ خدا سے ڈرنے والے قیامت کے دن اِن کے مقابلے میں عالی مقام ہوں گے۔ (یہ اُن کے لیے اللہ کا فضل ہے) اور اللہ جس کو چاہے گا، اپنا فضل بے حساب عطا فرمائے گا۔ ۲۱۰۔ ۲۱۲

(اپنی منافقت کے لیے یہ اختلافات کو بہانہ بناتے ہیں۔ اِنھیں معلوم ہونا چاہیے کہ) لوگ ایک ہی امت تھے۔ پھر (اُن میں اختلاف پیدا ہوا تو) اللہ نے نبی بھیجے، بشارت دیتے اور انذار کرتے ہوئے اور اُن کے ساتھ قول فیصل کی صورت میں اپنی کتاب نازل کی تاکہ لوگوں کے درمیان وہ اُن کے اختلافات کا فیصلہ کر دے۔ یہ جن کو دی گئی، اِس میں اختلاف بھی اُنھی لوگوں نے کیا، نہایت واضح دلائل کے اُن کے سامنے آجانے کے بعد، محض آپس کے ضدم ضدا کی وجہ سے۔

پھر یہ جو (قرآن کے) ماننے والے ہیں، اللہ نے اپنی توفیق سے اُس حق کے بارے میں اِن کی رہنمائی کی جس میں یہ اختلاف کر رہے تھے۔ اور اللہ جس کو چاہتا ہے، (اپنے قانون کے مطابق) سیدھی راہ کی ہدایت عطا فرماتا ہے۔ ۲۱۳

(یہ منافق سمجھتے ہیں کہ اِن پر کوئی ذمہ داری ڈالے بغیر ہی اِس راہ کی سب مشکلیں اللہ کی مدد سے دور ہو جانی چاہییں۔ خدا کے بندو)، تمھارا خیال ہے کہ تم جنت میں داخل ہو جاؤ گے، دراں حالیکہ تمھیں وہ حالات ابھی پیش ہی نہیں آئے جو (رسولوں کی بعثت کے نتیجے میں) اُن لوگوں کو پیش آئے تھے جو تم سے پہلے گزرے ہیں؟ اُن پر آفتیں آئیں، مصیبتیں گزریں اور وہ ہلا مارے گئے، یہاں تک کہ رسول اور اُس کے ساتھ ایمان لانے والے سب پکار اٹھے کہ اللہ کی مدد کب آئے گی؟ (اُس وقت بشارت دی گئی کہ) سنو، اللہ کی مدد قریب ہی ہے۔ ۲۱۴

وہ تم سے پوچھتے ہیں کہ اچھا، پھر کیا خرچ کریں؟ کہہ دو کہ جتنا مال بھی خرچ کرو گے، وہ تمھارے والدین، اعزہ و اقربا، اور (تمھارے ہی معاشرے کے) یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کے لیے ہے، (اِس لیے جتنی ہمت ہے، خرچ کرو) اور (مطمئن رہو کہ) جو نیکی بھی تم کرو گے، وہ ہرگز ضائع نہ ہو گی، اِس لیے کہ اللہ اُس سے پوری طرح واقف ہے۔ ۲۱۵

تم پر جنگ فرض کی گئی اور (اللہ کی راہ میں انفاق کی طرح) وہ بھی تمھیں ناگوار

ہے، دراں حالیکہ یہ بالکل ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو ناپسند کرو اور تمھارے لیے وہی بہتر ہو، اور بالکل ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو پسند کرو اور وہ تمھارے لیے بری ہو۔ اور حقیقت یہ ہے کہ اللہ جانتا ہے اور (اِس طرح کی بہت سی چیزوں کو) تم نہیں جانتے۔ ۲۱۶

وہ تم سے پوچھتے ہیں کہ حرام مہینے میں قتال کا کیا حکم ہے؟ کہہ دو کہ اِس میں قتال بڑی ہی سنگین بات ہے، لیکن اللہ کی راہ سے روکنا اور اُس کو نہ ماننا اور بیت الحرام کا راستہ لوگوں پر بند کرنا اور اُس کے رہنے والوں کو وہاں سے نکالنا اللہ کے نزدیک اِس سے بھی زیادہ سنگین ہے۔ اور ظلم و جبر کے ذریعے سے لوگوں کو دین سے پھیرنا تو قتل سے بھی بڑا گناہ ہے۔ (تمھیں معلوم ہونا چاہیے کہ جن لوگوں سے قتال کا حکم تمھیں دیا گیا ہے، اُنھوں نے طے کر لیا ہے کہ) وہ تم سے برابر لڑیں گے، یہاں تک کہ اگر اُن کے لیے ممکن ہو تو تمھیں تمھارے دین سے پھیر لے جائیں۔ اور تم میں سے جو کوئی اپنے دین سے پھرے گا اور پھر اِسی کفر کی حالت میں مر جائے گا تو اِسی طرح کے لوگ ہیں جن کے عمل دنیا اور آخرت میں ضائع ہوئے اور یہی دوزخ میں پڑنے والے ہیں، یہ اُس میں ہمیشہ رہیں گے۔ اِس کے برخلاف جو لوگ ایمان پر قائم رہے ہیں اور جنھوں نے ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا ہے، وہی اللہ کی رحمت کے امیدوار ہیں اور اللہ بخشنے والا ہے، اُس کی شفقت

ابدی ہے۔۲۱۷۔۲۱۸

وہ تم سے جوے اور شراب کے بارے میں پوچھتے ہیں، (اِس لیے کہ یہ بھی اِن کے ہاں غریبوں کی مدد کا ایک ذریعہ ہیں)۔ کہہ دو کہ اِن دونوں میں گناہ بہت بڑا ہے اور (اِس میں شبہ نہیں کہ) لوگوں کے لیے اِن میں کچھ فائدے بھی ہیں، لیکن اِن کا گناہ اِن کے اِن فائدوں سے کہیں بڑھ کر ہے۔ اور پوچھتے ہیں کہ (اچھا، یہ تو واضح کیجیے کہ) کیا خرچ کریں؟ کہہ دو کہ وہی جو ضرورت سے زیادہ ہے۔ اللہ اِسی طرح تمھارے لیے اپنی آیتوں کی وضاحت کرتا ہے تاکہ تم دنیا اور آخرت، دونوں کے معاملات میں غور کرتے رہو۔ اور وہ تم سے پوچھتے ہیں کہ (جنگ ہوئی اور لوگ مارے گئے تو اُن کے) یتیموں کے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے؟ کہہ دو: جس میں اُن کی بہبود ہو، وہی بہتر ہے۔ اور اگر تم (اُن کی ماؤں سے نکاح کرکے) اُنھیں اپنے ساتھ شامل کرلو تو وہ تمھارے بھائی ہیں، اور اللہ جانتا ہے کہ کون بگاڑنے والا ہے اور کون اصلاح کرنے والا۔ اور اگر اللہ چاہتا تو (اِس کی اجازت نہ دے کر) تمھیں مشقت میں ڈال دیتا۔ بے شک، اللہ زبردست ہے، وہ بڑی حکمت والا ہے۔۲۱۹۔۲۲۰

اور (یتیموں کی بہبود کے مقصد سے بھی) مشرک عورتوں سے نکاح نہ کرو، جب تک وہ ایمان نہ لے آئیں۔ اور (یاد رکھو کہ) ایک مسلمان لونڈی کسی مشرک

شریف زادی سے بہتر ہے، اگرچہ وہ تمھیں پسند ہو۔ اور اپنی عورتیں بھی مشرکوں کے نکاح میں نہ دو، جب تک وہ ایمان نہ لے آئیں۔ اور (یاد رکھو کہ) ایک مسلمان غلام کسی مشرک شریف زادے سے بہتر ہے، اگرچہ وہ تمھیں پسند ہو۔ یہ (مشرک لوگ تمھیں) دوزخ کی طرف بلاتے ہیں اور اللہ اپنی توفیق سے جنت اور مغفرت کی دعوت دیتا ہے، اور لوگوں کے لیے اپنی آیتوں کی وضاحت کرتا ہے تاکہ وہ یاددہانی حاصل کریں۔ ۲۲۱

اور (نکاح کا ذکر ہوا ہے تو) وہ تم سے پوچھتے ہیں کہ (عورتوں کے) حیض کا کیا حکم ہے؟ کہہ دو: یہ ایک طرح کی نجاست ہے۔ چنانچہ حیض کی حالت میں عورتوں سے الگ رہو اور جب تک وہ خون سے پاک نہ ہو جائیں، اُن کے قریب نہ جاؤ۔ پھر جب وہ نہا کر پاکیزگی حاصل کر لیں تو اُن سے ملاقات کرو، جہاں سے اللہ نے تمھیں (اُس کا) حکم دیا ہے۔ یقیناً اللہ اُن لوگوں کو پسند کرتا ہے جو توبہ کرنے والے ہوں اور اُن کو جو پاکیزگی اختیار کرنے والے ہوں۔ تمھاری یہ عورتیں تمھارے لیے کھیتی ہیں، لہٰذا تم اپنی اِس کھیتی میں جس طرح چاہو، آؤ اور (اِس کے ذریعے سے دنیا اور آخرت، دونوں میں) اپنے لیے آگے کی تدبیر کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو اور خوب جان لو کہ تمھیں (ایک دن) لازماً اُس سے ملنا ہے۔ اور ایمان والوں کو، (اے پیغمبر، اِس ملاقات کے موقع پر فلاح و سعادت کی) خوش خبری سنا

دو۔ ۲۲۲۔ ۲۲۳

(عورتوں سے متعلق بعض دوسرے معاملات بھی ہیں، اِنھیں بھی سمجھ لو) اور اپنی قسموں کے لیے اللہ کے نام کو دوسروں سے حسن سلوک کرنے اور حدود الٰہی کی رعایت کرنے اور لوگوں کے مابین صلح کرانے میں رکاوٹ نہ بناؤ اور (متنبہ رہو کہ) اللہ سمیع و علیم ہے۔ اللہ تمھاری اُن قسموں پر تو تمھیں نہیں پکڑے گا جو تم بے ارادہ کھالیتے ہو، لیکن وہ قسمیں جو اپنے دل کے ارادے سے کھاتے ہو، اُن پر لازماً تمھارا مواخذہ کرے گا اور حقیقت یہ ہے کہ اللہ بخشنے والا ہے، وہ بڑا بردبار ہے۔ (اِس لیے) جو لوگ اپنی بیویوں سے نہ ملنے کی قسم کھا بیٹھیں، اُن کے لیے چار مہینے کی مہلت ہے۔ پھر وہ رجوع کر لیں تو بے شک، اللہ بخشنے والا ہے اُس کی شفقت ابدی ہے۔ اور اگر طلاق کا فیصلہ کر لیں تو اللہ سے ڈرتے ہوئے کریں، اِس لیے کہ اللہ سمیع و علیم ہے۔ ۲۲۴۔ ۲۲۷

اور (یہ دوسری صورت پیدا ہو جائے تو) جن عورتوں کو طلاق دی گئی ہو، وہ اپنے آپ کو تین حیض تک انتظار کرائیں۔ اور اگر وہ اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتی ہیں تو اُن کے لیے جائز نہیں ہے کہ جو کچھ اللہ نے اُن کے پیٹ میں پیدا کیا ہے، اُسے چھپائیں۔ اور اُن کے شوہر اگر معاملات کی اصلاح چاہیں تو اِس (عدت کے) دوران میں زیادہ حق دار ہیں کہ اُنھیں لوٹا لیں اور (یہ اِس لیے ہے کہ

اِس میں تو شبہ نہیں کہ) اِن عورتوں کے لیے بھی اُسی طرح حقوق ہیں، جس طرح دستور کے مطابق اُن پر (شوہروں کے) حقوق ہیں، لیکن مردوں کے لیے (شوہر کی حیثیت سے) اُن پر ایک درجہ ترجیح کا ہے۔ (یہ اللہ کا حکم ہے) اور اللہ زبردست ہے، وہ بڑی حکمت والا ہے۔ ۲۲۸

یہ طلاق (ایک رشتۂ نکاح میں) دو مرتبہ (دی جا سکتی) ہے۔ اِس کے بعد پھر بھلے طریقے سے روک لینا ہے یا خوبی کے ساتھ رخصت کر دینا ہے۔ اور رخصت کر دینے کا فیصلہ ہو تو تمھارے لیے جائز نہیں ہے کہ جو کچھ تم نے اِن عورتوں کو دیا ہے، اُس میں سے کچھ بھی اِس موقع پر واپس لو۔ یہ صورت، البتہ مستثنیٰ ہے کہ دونوں کو اندیشہ ہو کہ وہ حدود الٰہی پر قائم نہ رہ سکیں گے۔ پھر، (لوگو)، اگر تمھیں بھی اندیشہ ہو کہ وہ حدود الٰہی پر قائم نہیں رہ سکتے تو (شوہر کی دی ہوئی) اُن چیزوں کے معاملے میں اُن دونوں پر کوئی گناہ نہیں ہے جو عورت فدیے میں دے کر طلاق حاصل کر لے۔ یہ اللہ کے مقرر کردہ حدود ہیں، سو اِن سے آگے نہ بڑھو اور (جان لو کہ) جو اللہ کے حدود سے آگے بڑھتے ہیں، وہی ظالم ہیں۔ ۲۲۹

پھر اگر (دو مرتبہ طلاق سے رجوع کے بعد) شوہر نے (اِسی رشتۂ نکاح میں) بیوی کو (تیسری مرتبہ) طلاق دے دی تو اب وہ اُس کے لیے جائز نہ ہو گی، جب تک اُس کے سوا کسی دوسرے شوہر سے نکاح نہ کرے۔ لیکن اگر اُس-(دوسرے

شوہر) نے بھی اُس کو طلاق دے دی تو پہلے میاں بیوی کے لیے ایک دوسرے کی طرف رجوع کر لینے میں کوئی مضایقہ نہیں ہے، اگر یہ توقع رکھتے ہوں کہ اب وہ حدود الٰہی پر قائم رہ سکیں گے۔ یہ اللہ کے مقرر کردہ حدود ہیں جنھیں وہ اُن لوگوں کے لیے واضح کر رہا ہے جو علم حاصل کرنا چاہتے ہوں۔ ۲۳۰

اور جب تم عورتوں کو طلاق دو اور اُن کی عدت پوری ہونے کو آجائے تو اُنھیں بھلے طریقے سے روک لو یا بھلے طریقے سے رخصت کر دو اور اُنھیں نقصان پہنچانے کے ارادے سے ہرگز نہ روکو کہ اِس طرح اُن پر زیادتی کرو۔ اور (جان لو کہ) جو ایسا کرے گا، وہ اپنی ہی جان پر ظلم ڈھائے گا۔ اور اللہ کی آیتوں کو مذاق نہ بنائو، اور اپنے اوپر اللہ کی عنایت کو یاد رکھو، اور اُس قانون اور حکمت کو یاد رکھو جو اُس نے تم پر اتاری ہے، وہ تمھیں اِس کی نصیحت کرتا ہے، اور اللہ سے ڈرتے رہو اور خوب جان رکھو کہ اللہ ہر چیز سے واقف ہے۔ ۲۳۱

اور جب تم عورتوں کو طلاق دو اور وہ اپنی عدت پوری کر لیں تو اب اِس میں مانع نہ ہو کہ وہ اپنے ہونے والے شوہروں سے نکاح کر لیں، جب وہ دستور کے مطابق آپس میں معاملہ کرنے کے لیے راضی ہو جائیں۔ یہ نصیحت تم میں سے اُن لوگوں کو کی جاتی ہے جو اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں۔ یہی تمھارے لیے زیادہ شایستہ اور زیادہ پاکیزہ طریقہ ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ اللہ

جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔ ۲۳۲

اور (طلاق کے بعد بھی) مائیں اُن لوگوں کے لیے جو دودھ کی مدت پوری کرنا چاہتے ہوں، اپنے بچوں کو پورے دو سال دودھ پلائیں گی اور بچے کے باپ کو (اِس صورت میں) دستور کے مطابق اُن کا کھانا کپڑا دینا ہو گا۔ کسی پر اُس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہ ڈالا جائے۔ نہ کسی ماں کو اُس کے بچے کی وجہ سے نقصان پہنچایا جائے اور نہ کسی باپ کو اُس کے بچے کے سبب سے —— اور اِسی طرح کی ذمہ داری اُس کے وارث پر بھی ہے —— پھر اگر دونوں باہمی رضامندی اور آپس کے مشورے سے دودھ چھڑانا چاہیں تو دونوں پر کوئی گناہ نہیں ہے۔ اور اگر تم اپنے بچوں کو کسی اور سے دودھ پلوانا چاہو تو اِس میں بھی تمھارے لیے کوئی مضایقہ نہیں، بشرطیکہ (بچے کی ماں سے) جو کچھ تم نے دینا طے کیا ہے، وہ دستور کے مطابق اُسے دے دو۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو، اور جان رکھو کہ جو کچھ تم کرتے ہو، اللہ اُسے دیکھ رہا ہے۔ ۲۳۳

اور تم میں سے جو لوگ وفات پا جائیں اور اپنے پیچھے بیویاں چھوڑیں تو وہ بھی اپنے آپ کو چار مہینے دس دن انتظار کرائیں۔ پھر جب اُن کی عدت پوری ہو جائے تو اپنے حق میں دستور کے مطابق جو کچھ وہ کریں، اُس کا تم پر کوئی گناہ نہیں ہے۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو، اللہ اُسے خوب جانتا ہے۔ اور تمھارے لیے اِس میں بھی کوئی

گناہ نہیں جو تم اشارے کنایے میں نکاح کا پیغام اُن عورتوں کو دو یا اُس کو اپنے دل میں چھپائے رکھو۔ اللہ کو معلوم ہے کہ تم اُن سے یہ بات تو کرو گے ہی۔ سو کرو، لیکن (اِس میں) کوئی وعدہ اُن سے چھپ کر نہ کرنا۔ ہاں، دستور کے مطابق کوئی بات، البتہ کہہ سکتے ہو۔ اور نکاح کی گرہ اُس وقت تک نہ باندھو، جب تک قانون اپنی مدت پوری نہ کر لے۔ اور جان رکھو کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ تمھارے دلوں میں ہے، اِس لیے اُس سے ڈرو اور جان رکھو کہ اللہ بخشنے والا ہے، وہ بڑا بردبار ہے۔ ۲۳۴۔۲۳۵

اور اگر تم عورتوں کو اِس صورت میں طلاق دو کہ تم نے اُنھیں ہاتھ نہیں لگایا یا اُن کا مہر مقرر نہیں کیا تو مہر کے معاملے میں تم پر کچھ گناہ نہیں ہے، مگر یہ تو لازماً ہونا چاہیے کہ دستور کے مطابق اُنھیں کچھ سامان زندگی دے کر رخصت کرو، اچھی حالت والے اپنی حالت کے مطابق اور غریب اپنی حالت کے مطابق۔ یہ حق ہے اُن پر جو احسان کا رویہ اختیار کرنے والے ہوں۔ لیکن تم نے اگر طلاق تو اُنھیں ہاتھ لگانے سے پہلے دی، مگر اُن کا مہر مقرر کر چکے ہو تو مقررہ مہر کا نصف اُنھیں دینا ہو گا، الاّ یہ کہ وہ اپنا حق چھوڑ دیں یا وہ چھوڑ دے جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے۔ اور یہ تقویٰ سے زیادہ قریب ہے کہ تم مرد اپنا حق چھوڑ دو اور اپنے درمیان کی فضیلت نہ بھولو۔ بے شک اللہ دیکھ رہا ہے اُس کو جو تم کر رہے

ہو۔۲۳۶۔۲۳۷

(یہ خدا کی شریعت ہے۔ اِس پر قائم رہنا چاہتے ہو تو) اپنی نمازوں کی حفاظت کرو، خاص کر اُس نماز کی جو (دن اور رات کی نمازوں کے) بیچ میں آتی ہے، (جب تمھارے لیے اپنی مصروفیتوں سے نکلنا آسان نہیں ہوتا)، اور (سب کچھ چھوڑ کر) اللہ کے حضور میں نہایت ادب کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ۔ پھر اگر خطرے کا موقع ہو تو پیدل یا سواری پر، جس طرح چاہے پڑھ لو۔ لیکن جب امن ہو جائے تو اللہ کو اُسی طریقے سے یاد کرو، جو اُس نے تمھیں سکھایا ہے، جسے تم نہیں جانتے تھے۔۲۳۸۔۲۳۹

اور ہاں، (بیوہ اور مطلقہ کے بارے میں جو ہدایات تمھیں دی گئی ہیں، اُن سے متعلق یہ وضاحت ضروری ہے کہ) تم میں سے جو لوگ وفات پائیں اور اپنے پیچھے بیویاں چھوڑ رہے ہوں، وہ اپنی اُن بیویوں کے لیے سال بھر کے نان و نفقہ کی وصیت کر جائیں اور یہ بھی کہ (اِس عرصے میں) اُنھیں گھر سے نہ نکالا جائے۔ لیکن وہ خود گھر چھوڑ دیں تو جو کچھ دستور کی بات وہ اپنے معاملے میں کریں، اُس کا تم پر کوئی گناہ نہیں ہے۔ (یہ اللہ کا قانون ہے) اور اللہ زبردست ہے، وہ بڑی حکمت والا ہے۔۲۴۰

اور (اِسی طرح یہ وضاحت بھی ضروری ہے کہ) مطلقہ عورتوں کو ہر حال میں

دستور کے مطابق کچھ سامانِ زندگی دے کر رخصت کرنا چاہیے۔ یہ حق ہے اُن پر جو خدا سے ڈرنے والے ہوں۔ ۲۴۱

اللہ اِسی طرح تمھارے لیے اپنی آیتوں کی وضاحت کرتا ہے تاکہ تم سمجھنے والے بنو۔ ۲۴۲

(یہ مباحث جہاد و انفاق کے بارے میں تمھارے سوالوں سے پیدا ہوئے تھے۔ ایمان والو، اِن کا حکم تم پر شاق نہ ہونا چاہیے)۔ کیا تم نے اُن لوگوں کو نہیں دیکھا جو ہزاروں کی تعداد میں تھے اور موت کے ڈر سے اپنے گھر چھوڑ کر اُن سے نکل کھڑے ہوئے؟ اِس پر اللہ نے اُن سے فرمایا کہ مردے ہو کر جیو۔ (وہ برسوں اِسی حالت میں رہے)، پھر اللہ نے اُنھیں دوبارہ زندگی عطا فرمائی۔ اِس میں شبہ نہیں کہ اللہ لوگوں پر بڑا فضل کرنے والا ہے، مگر لوگوں میں زیادہ ہیں جو (اُس کے) شکر گزار نہیں ہوتے۔ ۲۴۳

(ایمان والو، اِس سے سبق لو) اور اللہ کی راہ میں جنگ کرو اور خوب جان رکھو کہ اللہ سمیع و علیم ہے۔ کون ہے جو (اِس جنگ کے لیے) اللہ کو قرض دے گا، اچھا قرض کہ اللہ اُس کے لیے اُسے کئی گنا بڑھا دے۔ اور (جو گریز کرے تو اُسے معلوم ہونا چاہیے کہ) اللہ ہی ہے جو تنگی بھی کرتا ہے اور فراخی بھی، اور تم کو (ایک

دن) اُسی کی طرف لوٹنا بھی ہے۔۲۴۴-۲۴۵

تم نے موسیٰ کے بعد بنی اسرائیل کے سرداروں کو نہیں دیکھا، جب اُنھوں نے اپنے ایک نبی سے کہا: آپ ہمارے لیے ایک بادشاہ مقرر کر دیں تاکہ ہم (اُس کے حکم پر) اللہ کی راہ میں جنگ کریں؟ اِس پر نبی نے کہا: ایسا نہ ہو کہ تم پر جہاد فرض کیا جائے اور پھر تم جہاد نہ کرو؟ وہ بولے: ہم کیوں اللہ کی راہ میں جہاد نہ کریں گے، جب کہ ہمیں ہمارے گھروں اور ہمارے بچوں سے دور نکال دیا گیا ہے؟ لیکن (ہوا یہی کہ) جب اُن پر جہاد فرض کیا گیا تو اُن میں سے تھوڑے سے لوگوں کو چھوڑ کر باقی سب پھر گئے، اور حقیقت یہ ہے کہ اللہ اِن ظالموں سے خوب واقف تھا۔۲۴۶

اور (اُن کے اِس مطالبے پر) اُن کے نبی نے اُنھیں بتایا کہ اللہ نے طالوت کو تمھارے لیے بادشاہ مقرر کر دیا ہے۔ بولے: اُس کی بادشاہی ہم پر کس طرح ہو سکتی ہے، جب کہ ہم اِس بادشاہی کے اُس سے زیادہ حق دار ہیں اور وہ کوئی دولت مند آدمی بھی نہیں ہے؟ نبی نے جواب دیا: اللہ نے اُسی کو تم پر (حکومت کے لیے) منتخب کیا ہے اور اِس مقصد کے لیے اُسے علم اور جسم، دونوں میں بڑی کشادگی عطا فرمائی ہے۔ (یہ سلطنت اللہ کی ہے) اور اللہ اپنی یہ سلطنت، (اپنی حکمت کے مطابق)، جس کو چاہے، بخش دیتا ہے۔ (تم معاملات کو اپنی تنگ نظروں سے دیکھتے ہو) اور اللہ بڑی وسعت رکھنے والا ہے، وہ ہر چیز سے واقف ہے۔ اور اُن کے نبی

نے اُن کے لیے مزید وضاحت کی کہ (اللہ کی طرف سے) اُس کے بادشاہ مقرر کیے جانے کی نشانی یہ ہے کہ (تمھارا) وہ صندوق (تمھارے دشمنوں کے ہاتھ سے نکل کر) تمھارے پاس آ جائے گا جس میں تمھارے پروردگار کی طرف سے (تمھارے لیے ہمیشہ) بڑی سکینت رہی ہے اور جس میں وہ یادگاریں بھی ہیں جو موسیٰ اور ہارون کی ذریت نے (تمھارے لیے) چھوڑی ہیں۔ اُسے فرشتے اٹھائے ہوئے ہوں گے۔ اِس میں، یقیناً ایک بڑی نشانی ہے تمھارے لیے، اگر تم ماننے والے ہو۔ ۲۴۷-۲۴۸

(بنی اسرائیل کی حکومت سنبھالنے کے بعد) پھر جب طالوت فوجیں لے کر نکلے تو اُنھوں نے لوگوں کو بتایا کہ اللہ نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ ایک ندی کے ذریعے سے تمھیں آزمائے گا۔ اِس کی صورت یہ ہو گی کہ جو اِس کا پانی پیے گا، وہ میرا ساتھی نہیں ہے اور جس نے اِس ندی سے کچھ نہیں چکھا، وہ میرا ساتھی ہے۔ ہاں، مگر اپنے ہاتھ سے ایک چلو کوئی پی لے تو پی لے۔ لیکن ہوا یہ کہ اُن میں سے تھوڑے لوگوں کے سوا باقی سب نے اُس ندی کا پانی پی لیا۔ پھر جب طالوت اُس کے پار اترے اور اُن کے وہ ساتھی بھی جو اپنے ایمان پر قائم رہے، (اور فوجیں دیکھیں) تو (جو لوگ آزمایش میں پورے نہیں اترے تھے)، اُنھوں نے کہہ دیا کہ ہم تو آج جالوت اور اُس کے لشکروں کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ اِس پر وہ لوگ جنھیں

خیال تھا کہ اُن کو اللہ سے ملنا ہے، بول اُٹھے کہ (حوصلہ کرو، اِس لیے کہ) بہت جگہ ایسا ہوا ہے کہ اللہ کے حکم سے چھوٹے گروہ بڑے گروہوں پر غالب آئے ہیں، اور اللہ تو ثابت قدم رہنے والوں کے ساتھ ہوتا ہے۔

اور (یہی سچے مسلمان تھے کہ) جب جالوت اور اُس کی فوجوں کا سامنا ہوا تو اُنھوں نے دعا کی کہ پروردگار، ہم پر صبر کا فیضان فرما اور ہمارے پاؤں جما دے اور اِن منکر لوگوں پر ہمیں غلبہ عطا کر دے۔ چنانچہ (اُن کی دعا قبول ہوئی اور) اللہ کے حکم سے اُنھوں نے اپنے اُن دشمنوں کو شکست دے دی اور جالوت کو داؤد نے قتل کر دیا اور اللہ نے اُسے بادشاہی دی اور حکمت عطا فرمائی اور اُسے اُس علم میں سے سکھایا جو اللہ چاہتا ہے کہ اپنے اِس طرح کے بندوں کو سکھائے —— اور حقیقت یہ کہ اگر اللہ ایک کو دوسرے سے نہ ہٹاتا تو زمین فساد سے بھر جاتی، لیکن (اُس نے اِسی طرح ہٹایا ہے، اِس لیے کہ) اللہ دنیا والوں پر بڑی عنایت فرمانے والا ہے۔ ۲۴۹-۲۵۱

یہ اللہ کی آیتیں ہیں جو ہم تمھیں حق کے ساتھ سنا رہے ہیں، اور اِس میں کوئی شک نہیں کہ تم اللہ کے رسولوں میں سے ہو۔ (بنی اسرائیل بھی اِس بات کو جانتے ہیں، لیکن مانتے اِس لیے نہیں کہ) یہ جو رسول ہیں، ہم نے اِن میں سے ایک کو دوسرے پر فضیلت دی، (اِس طرح کہ) اِن میں سے کسی سے اللہ خود ہم کلام ہوا

اور کسی کے درجے اُس نے (بعض دوسری حیثیتوں سے) بلند کیے اور (آخر میں) مریم کے بیٹے عیسیٰ کو ہم نے نہایت واضح نشانیاں دیں اور روح القدس سے اُس کی تائید کی۔ (چنانچہ یہی چیز اِن رسولوں کے ماننے والوں میں ایک دوسرے کو جھٹلانے کا باعث بن گئی)۔ اور اگر اللہ چاہتا تو جو نہایت واضح دلائل اُن کے سامنے آ گئے تھے، اُن کے بعد یہ رسولوں کے بعد والے ایک دوسرے سے نہ لڑتے، لیکن (اللہ نے یہ نہیں چاہا کہ لوگوں پر جبر کرے، اِس لیے) اُنھوں نے اختلاف کیا۔ سو اُن میں سے کوئی (اِن رسولوں پر) ایمان لایا اور کسی نے ماننے سے انکار کر دیا۔ (تم کو نہ ماننے کی وجہ بھی یہی ہے، اے پیغمبر)، اور اگر اللہ چاہتا تو وہ ہرگز آپس میں نہ لڑتے، مگر اللہ (اپنی حکمت کے مطابق) جو چاہے کرتا ہے۔ ۲۵۲۔۲۵۳

ایمان والو، (تم اِنھیں اِن کے حال پر چھوڑو اور) جو کچھ ہم نے تمھیں دیا ہے، اُس میں سے (اللہ کی راہ میں) اُس دن کے آنے سے پہلے خرچ کر لو، جس میں نہ خرید و فروخت ہو گی، نہ (کسی کی) دوستی کام آئے گی اور نہ کوئی سفارش نفع دے گی۔ اور حقیقت یہ ہے کہ اُس دن کے منکر ہی اپنی جان پر ظلم ڈھانے والے ہیں۔ ۲۵۴

(اُس دن معاملہ صرف اللہ سے ہو گا)۔ اللہ، جس کے سوا کوئی الٰہ نہیں، زندہ

اور سب کو قائم رکھنے والا۔ نہ اُس کو اونگھ لاحق ہوتی ہے نہ نیند۔ زمین اور آسمانوں میں جو کچھ ہے، سب اُسی کا ہے۔ کون ہے جو اُس کی اجازت کے بغیر اُس کے حضور میں کسی کی سفارش کرے۔ لوگوں کے آگے اور پیچھے کی ہر چیز سے واقف ہے اور وہ اُس کے علم میں سے کسی چیز کو بھی اپنی گرفت میں نہیں لے سکتے، مگر جتنا وہ چاہے۔ اُس کی بادشاہی زمین اور آسمانوں پر چھائی ہوئی ہے اور اُن کی حفاظت اُس پر ذرا بھی گراں نہیں ہوتی، اور وہ بلند ہے، بڑی عظمت والا ہے۔ ۲۵۵

(یہ جو رویہ چاہیں، اختیار کریں)، دین کے معاملے میں (اللہ کی طرف سے) کوئی جبر نہیں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہدایت (اِس قرآن کے بعد اب) گم راہی سے بالکل الگ ہو چکی ہے۔ لہٰذا جس نے شیطان کا انکار کیا اور اللہ کو مانا تو اُس نے گویا نہایت مضبوط رسی پکڑ لی جو کبھی ٹوٹ نہیں سکتی۔ اور (یہ اِس لیے کہ) اللہ سمیع و علیم ہے۔ ۲۵۶

(یہ ہدایت پانا چاہیں تو) اللہ ماننے والوں کا مددگار ہے۔ وہ اُنھیں اندھیروں سے روشنی کی طرف نکال لے جاتا ہے۔ اِس کے برخلاف نہ ماننے والوں کے مددگار اُن کے شیاطین ہیں، وہ اُنھیں روشنی سے اندھیروں کی طرف نکال لے جاتے ہیں۔ یہی دوزخ کے لوگ ہیں، یہ اُس میں ہمیشہ رہیں گے۔ ۲۵۷

(اِس بات کو سمجھنا چاہتے ہو تو اِس کی مثالیں بہت ہیں)۔ کیا تم نے اُس شخص کو

نہیں دیکھا جس نے ابراہیم سے اُس کے پروردگار کے معاملے میں حجت کرنا چاہی، اِس لیے کہ اللہ نے اُسے اقتدار عطا فرمایا تھا؟ اُس وقت، جب ابراہیم نے اُس سے کہا کہ میرا پروردگار تو وہ ہے جو مارتا اور جِلاتا ہے۔ اُس نے جواب دیا کہ میں بھی مارتا اور جلاتا ہوں۔ ابراہیم نے فوراً کہا: اچھا تو یوں ہے کہ اللہ سورج کو مشرق سے نکالتا ہے، تم ذرا اُسے مغرب سے نکال لائو۔ سو (یہ سن کر) وہ منکر حق بالکل حیران رہ گیا۔ اور حقیقت یہ ہے کہ اِس طرح کے ظالم لوگوں کو اللہ کبھی ہدایت نہیں دیتا۔۲۵۸

یا اُس شخص کی مثال ہے جس کا گزر ایک بستی پر ہوا جو اپنی چھتوں پر گری پڑی تھی۔ اُس نے حیرت سے کہا: اِس کے اِس طرح فنا ہو جانے کے بعد اللہ اِسے کس طرح دوبارہ زندہ کرے گا؟ اِس پر اللہ نے اُسے سو سال کی موت دی، پھر اُس کو اُٹھایا (اور) پوچھا: کتنی مدت پڑے رہے؟ اُس نے جواب دیا: ایک دن یا اُس سے کچھ کم رہا ہوں گا۔ فرمایا: نہیں، بلکہ سو سال اِسی حالت میں تم پر گزر گئے۔ اب ذرا اپنے کھانے اور پینے کی چیزوں کو دیکھو، اِن میں سے کوئی چیز سڑی نہیں۔ دوسری طرف ذرا اپنے گدھے کو دیکھو کہ ہم اُس کو کس طرح زندہ کرتے ہیں، اِس لیے کہ تمھیں اِس بستی کے اٹھائے جانے پر یقین ہو اور اِس لیے کہ ہم لوگوں کے لیے تمھیں (امید کی) ایک نشانی بنا دیں، اور ہڈیوں کی طرف دیکھو، ہم کس طریقے

سے اُن کو اٹھاتے اور پھر اُن پر گوشت چڑھاتے ہیں۔ اِس طرح جب حقیقت اُس پر واضح ہو گئی تو وہ پکار اٹھا کہ (اب کوئی تردد نہیں رہا)، میں جانتا ہوں کہ اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ ۲۵۹

اور (اِس سلسلے میں) وہ واقعہ بھی پیش نظر رہے، جب ابراہیم نے کہا تھا کہ پروردگار، مجھے دکھا دیں کہ آپ مردوں کو کس طرح زندہ کریں گے؟ فرمایا: کیا تم ایمان نہیں رکھتے؟ عرض کیا: ایمان تو رکھتا ہوں، لیکن خواہش ہے کہ میرا دل پوری طرح مطمئن ہو جائے۔ فرمایا: اچھا، تو چار پرندے لو، پھر اُن کو اپنے ساتھ ہلا لو، پھر (اُن کو ذبح کر کے) ہر پہاڑی پر اُن میں سے ایک ایک کو رکھ دو، پھر اُنھیں پکارو، وہ (زندہ ہو کر) دوڑتے ہوئے تمھارے پاس آ جائیں گے، اور (آیندہ کے لیے) خوب سمجھ لو کہ اللہ زبردست ہے، وہ بڑی حکمت والا ہے۔ ۲۶۰

(ہدایت و ضلالت کے معاملے میں اللہ کا طریقہ یہی ہے۔ اِس لیے یہ نہیں مانتے تو اِنھیں چھوڑو اور تم اچھی طرح سمجھ لو کہ) اللہ کی راہ میں اپنے مال خرچ کرنے والوں کے اِس عمل کی مثال اُس دانے کی ہے جس سے سات بالیں نکلیں، اِس طرح کہ ہر بال میں سو دانے ہوں۔ اللہ (اپنی حکمت کے مطابق) جس کے لیے چاہتا ہے، اِسی طرح بڑھا دیتا ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ اللہ بڑی وسعت والا ہے، وہ ہر چیز سے واقف ہے۔ جو لوگ اللہ کی راہ میں اپنے مال خرچ کرتے ہیں، پھر

جو کچھ خرچ کیا ہے، اُس کے پیچھے نہ احسان جتاتے ہیں، نہ دل آزاری کرتے ہیں، اُن کے لیے اُن کے پروردگار کے ہاں اُن کا اجر ہے اور اُن کے لیے نہ وہاں کوئی اندیشہ ہے اور نہ وہ کبھی غم زدہ ہوں گے۔ ایک اچھا بول اور (ناگواری کا موقع ہو تو) ذراسی چشم پوشی اُس خیرات سے بہتر ہے جس کے ساتھ اذیت لگی ہوئی ہو۔ اور (تمھیں معلوم ہونا چاہیے کہ) اِس طرح کی خیرات سے اللہ بے نیاز ہے، (اِس رویے پر وہ تمھیں محروم کر دیتا، لیکن اُس کا معاملہ یہ ہے کہ) اِس کے ساتھ وہ بڑا بردبار بھی ہے۔ ایمان والو، احسان جتا کر اور (دوسروں کی) دل آزاری کر کے اپنی خیرات کو اُن لوگوں کی طرح ضائع نہ کرو جو اپنا مال لوگوں کو دکھانے کے لیے خرچ کرتے ہیں اور وہ نہ خدا پر ایمان رکھتے ہیں اور نہ قیامت کے دن کو مانتے ہیں۔ سو اُن کی مثال ایسی ہے کہ ایک چٹان ہو جس پر کچھ مٹی ہو، پھر اُس پر زور کا مینہ پڑے اور اُس کو بالکل چٹان کی چٹان چھوڑ جائے۔ (قیامت کے دن) اُن کی کمائی میں سے کچھ بھی اُن کے ہاتھ نہ آئے گا۔ اور حقیقت یہ ہے کہ اِس طرح کے ناشکرے لوگوں کو اللہ کبھی راہ یاب نہیں کرتا۔ ۲۶۱۔ ۲۶۴

اللہ کی خوشنودی چاہنے کے لیے اور اپنے آپ کو حق پر قائم رکھنے کی غرض سے اپنا مال خرچ کرنے والوں کی مثال اُس باغ کی ہے جو بلند اور ہموار زمین پر واقع ہو۔ اُس پر زور کی بارش ہو جائے تو اپنا پھل دونا لائے اور زور کی بارش نہ ہو تو پھوار

بھی کافی ہو جائے۔ (یہ مثال سامنے رکھو) اور (مطمئن رہو کہ) جو کچھ تم کرتے ہو، اللہ اُسے دیکھ رہا ہے۔ ۲۶۵

کیا تم میں کوئی یہ پسند کرے گا کہ اُس کے پاس کھجوروں اور انگوروں کا ایک باغ ہو جس کے نیچے نہریں بہتی ہوں۔ اُس میں اُس کے لیے ہر قسم کے پھل ہوں اور وہ بوڑھا ہو جائے اور اُس کے بچے ابھی ناتواں ہوں اور باغ پر سموم کا بگولا پھر جائے اور وہ جل کر خاک ہو جائے۔ (احسان جتا کر اور دوسروں کی دل آزاری کر کے اپنا انفاق برباد کر لینے والوں کی حالت قیامت میں یہی ہو گی)۔ اللہ اِسی طرح اپنی آیتیں تمھارے لیے واضح کرتا ہے تاکہ تم غور کرو۔ ۲۶۶

ایمان والو، اپنی پاکیزہ کمائی میں سے خرچ کرو اور اُس میں سے بھی جو ہم نے تمھارے لیے زمین سے نکالا ہے، اور کوئی بری چیز تو اُس میں سے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرنے کا خیال بھی نہ کرو۔ تم اِس طرح کی چیزوں میں سے خرچ کرتے ہو، لیکن اپنا حال یہ ہے کہ اُس کی قیمت گھٹا نہ لو تو اُسے لینے کے لیے تیار نہیں ہوتے اور جان رکھو کہ (تمھاری اِس خیرات سے) اللہ بے نیاز ہے، وہ ستودہ صفات ہے۔ ۲۶۷

شیطان تمھیں تنگ دستی سے ڈراتا اور (خرچ کے لیے) بے حیائی کی راہ سجھاتا ہے اور اللہ اپنی طرف سے تمھارے ساتھ مغفرت اور فضل کا وعدہ کرتا ہے، اور

اللہ بڑی وسعت اور بڑا علم رکھنے والا ہے۔ وہ (اپنے قانون کے مطابق) جس کو چاہتا ہے، اِس وعدے کا فہم عطا کر دیتا ہے، اور جسے یہ فہم دیا گیا، اُسے تو در حقیقت خیر کثیر کا ایک خزانہ دے دیا گیا۔ لیکن (اِس طرح کی باتوں سے) یاددہانی صرف دانش مند ہی حاصل کرتے ہیں۔ ۲۶۸۔۲۶۹

(اِس بات کو سمجھ لو) اور (مطمئن رہو کہ) جو خرچ بھی تم کرو گے یا جو نذر بھی تم مانو گے، اُس کا صلہ لازماً پاؤ گے، اِس لیے کہ اللہ اُسے جانتا ہے اور (اللہ کی اِس ہدایت سے منہ موڑ کر) اپنی جانوں پر ظلم ڈھانے والوں کا (اللہ کے ہاں) کوئی مدد گار نہ ہو گا۔ ۲۷۰

تم اپنی خیرات علانیہ دو تو یہ بھی کیا اچھی بات ہے اور اُسے چھپاؤ اور غریبوں کو دے دو تو یہ تمھارے حق میں زیادہ بہتر ہے۔ (اللہ تم کو اِس کا صلہ دے گا) اور تمھارے بہت سے گناہ تم سے جھاڑ دے گا اور حقیقت یہ ہے کہ جو کچھ تم کرتے ہو، اللہ اُس سے پوری طرح باخبر ہے۔ ۲۷۱

(بنی اسرائیل نہیں مانتے تو اے پیغمبر)، اِن کو ہدایت پر لے آنا تمھاری ذمہ داری نہیں ہے، بلکہ اللہ ہی جس کو چاہتا ہے، (اپنے قانون کے مطابق) ہدایت دیتا ہے۔ (ایمان والو، تم البتہ سمجھ لو کہ) جو مال بھی تم خرچ کرو گے، اُس کا نفع تمھیں ہی ملنا ہے، اور تم اِسی لیے تو خرچ کر رہے ہو کہ اللہ کی رضا حاصل ہو، اور (اِس

مقصد سے) جو مال بھی تم خرچ کرو گے، وہ (قیامت میں) تمھیں پورا کر دیا جائے گا اور تمھارے حق میں ذرا بھی کمی نہ ہو گی۔ ۲۷۲

یہ خاص کر اُن غریبوں کے لیے ہے جو اللہ کی راہ میں گھرے ہوئے ہیں، (اپنے کاروبار کے لیے) زمین میں کوئی دوڑ دھوپ نہیں کر سکتے، اُن کی خودداری کے باعث ناواقف اُن کو غنی خیال کرتا ہے، اُن کے چہروں سے تم اُنھیں پہچان سکتے ہو، وہ لوگوں سے لپٹ کر نہیں مانگتے۔ (اُن کی مدد کرو) اور (سمجھ لو کہ اِس مقصد کے لیے) جو مال بھی تم خرچ کرو گے، اُس کا صلہ تمھیں لازماً ملے گا، اِس لیے کہ اللہ اُسے خوب جانتا ہے۔ جو لوگ شب و روز، علانیہ اور چھپا کر اپنا مال (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں، اُن کے لیے اُن کا اجر اُن کے پروردگار کے پاس ہے اور وہاں اُن کے لیے کوئی اندیشہ ہے اور نہ وہ کبھی غم زدہ ہوں گے۔ ۲۷۳-۲۷۴

اِس کے برخلاف جو لوگ سود کھاتے ہیں، وہ قیامت میں اٹھیں گے تو بالکل اُس شخص کی طرح اٹھیں گے جسے شیطان نے اپنی چھوت سے پاگل بنا دیا ہو۔ یہ اِس لیے کہ اُنھوں نے کہا ہے کہ بیع بھی تو آخر سود ہی کی طرح ہے اور تعجب ہے کہ اللہ نے بیع کو حلال اور سود کو حرام ٹھیرایا ہے۔ (اِس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ نے اُسے حرام ٹھیرایا ہے)، لہٰذا جسے اُس کے پروردگار کی تنبیہ پہنچی اور وہ باز آگیا تو جو کچھ وہ لے چکا، سو لے چکا،۔(اُس کے خلاف کوئی اقدام نہ ہو گا) اور اُس کا

معاملہ اللہ کے حوالے ہے۔ اور جو (اِس تنبیہ کے بعد بھی) اِس کا اعادہ کریں گے تو وہ دوزخ کے لوگ ہیں، وہ اُس میں ہمیشہ رہیں گے۔ (اُس دن) اللہ سود کو مٹا دے گا اور خیرات کو بڑھائے گا اور حقیقت یہ ہے کہ اللہ کسی ناشکرے اور کسی حق تلفی کرنے والے کو پسند نہیں کرتا۔ ہاں، جو لوگ ایمان لائے اور اُنھوں نے نیک عمل کیے اور نماز کا اہتمام کیا اور زکوٰۃ ادا کی، اُن کے لیے اُن کا اجر اُن کے پروردگار کے پاس ہے اور وہاں اُن کے لیے کوئی اندیشہ ہو گا اور نہ وہ کوئی غم کبھی کھائیں گے۔ ۲۷۵۔۲۷۷

ایمان والو، اگر تم سچے مومن ہو تو اللہ سے ڈرو اور جتنا سود باقی رہ گیا ہے، اُسے چھوڑ دو۔ لیکن اگر تم نے ایسا نہیں کیا تو اللہ اور اُس کے رسول کی طرف سے جنگ کے لیے خبردار ہو جاؤ، اور اگر توبہ کر لو تو تمھاری اصل رقم کا تمھیں حق ہے۔ نہ تم کسی پر ظلم کرو گے، نہ تم پر ظلم کیا جائے گا۔ اور مقروض کبھی تنگ دست ہو تو ہاتھ کھلنے تک اُسے مہلت دو اور اگر تم بخش دو تو یہ تمھارے لیے بہتر ہے، اگر تم سمجھتے ہو۔ اور اُس دن سے ڈرو، جس میں تم اللہ کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ پھر ہر شخص کو اُس کی کمائی وہاں پوری مل جائے گی اور لوگوں پر کوئی ظلم نہ ہو گا۔ ۲۷۸۔۲۸۱

ایمان والو، (قرض کے معاملات، البتہ ہوں گے۔ لہٰذا) تم کسی مقرر مدت کے لیے ادھار کا لین دین کرو تو اُسے لکھ لو اور چاہیے کہ اُس کو تمھارے درمیان کوئی

لکھنے والا انصاف کے ساتھ لکھے۔ اور جسے لکھنا آتا ہو، وہ لکھنے سے انکار نہ کرے، بلکہ جس طرح اللہ نے اُسے سکھایا ہے، وہ بھی دوسروں کے لیے لکھ دے۔ اور یہ دستاویز اُسے لکھوانی چاہیے جس پر حق عائد ہوتا ہو۔ اور وہ اللہ، اپنے پروردگار سے ڈرے اور اُس میں کوئی کمی نہ کرے۔ پھر اگر وہ شخص جس پر حق عائد ہوتا ہے، نادان یا ضعیف ہو یا لکھوا نہ سکتا ہو تو اُس کے ولی کو چاہیے کہ وہ انصاف کے ساتھ لکھوا دے۔ اور تم اِس پر اپنے مردوں میں سے دو آدمیوں کی گواہی کرا لو، لیکن اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں ہوں، تمھارے پسندیدہ گواہوں میں سے۔ دو عورتیں اِس لیے کہ اگر ایک الجھے گی تو دوسری اُس کو یاد دلا دے گی۔ اور یہ گواہ جب بلائے جائیں تو اُنھیں انکار نہیں کرنا چاہیے۔ اور معاملہ چھوٹا ہو یا بڑا، اُس کے وعدے تک اُسے لکھنے میں اکتایا نہ کرو۔ اللہ کے نزدیک یہ طریقہ زیادہ مبنی بر انصاف ہے، گواہی کو زیادہ درست رکھنے والا ہے اور اِس سے تمھارے شبہوں میں پڑنے کا امکان کم ہو جاتا ہے۔ ہاں، اگر لین دین روبرو اور دست گرداں نوعیت کا ہو، تب اُس کے نہ لکھنے میں تم پر کوئی حرج نہیں ہے۔ اور سودا کرتے وقت بھی گواہ بنا لیا کرو، اور (متنبہ رہو کہ) لکھنے والے یا گواہی دینے والے کو کوئی نقصان نہ پہنچایا جائے، اور اگر تم ایسا کرو گے تو یہ وہ گناہ ہے جو تمھارے ساتھ چپک جائے گا۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو، اور (اِس بات کو سمجھو کہ) اللہ تمھیں تعلیم دے

رہاہے، اور اللہ ہر چیز سے واقف ہے۔ ۲۸۲

اور اگر تم سفر میں ہو اور تمھیں کوئی لکھنے والا نہ ملے تو قرض کا معاملہ رہن قبضہ کرانے کی صورت میں بھی ہو سکتا ہے۔ پھر اگر ایک دوسرے پر بھروسے کی صورت نکل آئے تو جس کے پاس (رہن کی وہ چیز) امانت رکھی گئی ہے، وہ یہ امانت واپس کر دے اور اللہ، اپنے پروردگار سے ڈرتا رہے (اور اِس معاملے پر گواہی کرا لے)، اور گواہی (جس صورت میں بھی ہو، اُس) کو ہر گز نہ چھپاؤ اور (یاد رکھو کہ) جو اُسے چھپائے گا، اُس کا دل گناہ گار ہو گا، اور (یاد رکھو کہ) جو کچھ تم کرتے ہو، اللہ اُسے جانتا ہے۔ ۲۸۳

زمین اور آسمانوں میں جو کچھ ہے، سب اللہ ہی کا ہے، (اِس لیے تم بھی اے بنی اسرائیل، ایک دن اُسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے) اور جو کچھ تمھارے دلوں میں ہے، اُسے تم ظاہر کرو یا چھپاؤ، اللہ اُس کا حساب تم سے لے گا۔ پھر جس کو چاہے گا، (اپنے قانون کے مطابق) بخش دے گا اور جس کو چاہے گا، سزا دے گا، اور اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ ۲۸۴

(تم نہیں مانتے تو اِس کا نتیجہ بھی تمھیں ہی دیکھنا ہے)۔ ہمارے پیغمبر نے تو اُس

چیز کو مان لیا جو اُس کے پروردگار کی طرف سے اُس پر نازل کی گئی ہے، اور اُس کے ماننے والوں نے بھی۔ یہ سب اللہ پر ایمان لائے، اور اُس کے فرشتوں اور اُس کی کتابوں اور اُس کے پیغمبروں پر ایمان لائے۔ (اِن کا اقرار ہے کہ) ہم اللہ کے پیغمبروں میں سے کسی کے درمیان کوئی فرق نہیں کرتے اور اِنھوں نے کہہ دیا ہے کہ ہم نے سنا اور سر اطاعت جھکا دیا۔ پروردگار، ہم تیری مغفرت چاہتے ہیں اور (جانتے ہیں کہ) ہمیں لوٹ کر تیرے ہی حضور میں پہنچنا ہے ——— یہ حقیقت ہے کہ اللہ کسی پر اُس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا۔ (اُس کا قانون ہے کہ) اُسی کو ملے گا جو اُس نے کمایا ہے اور وہی بھرے گا جو اُس نے کیا ہے ——— پروردگار، ہم بھول جائیں یا غلطی کر جائیں تو اُس پر ہماری گرفت نہ کر۔ اور پروردگار، تو ہم پر کوئی ایسا بوجھ نہ ڈال جو تو نے ہم سے پہلوں پر ڈالا تھا۔ اور پروردگار، کوئی ایسا بوجھ جس کو ہم اٹھانے کی طاقت نہیں رکھتے، تو ہم سے نہ اٹھوا، اور ہم سے درگذر کر اور ہم کو بخش دے اور ہم پر رحم فرما۔ تو ہمارا آقا ہے، سو اِن منکروں کے مقابلے میں (جو ہمارے دشمن بن کر اٹھ کھڑے ہوئے ہیں)، تو ہماری مدد کر۔ ۲۸۵۔۲۸۶